مُسلسل اِشاعت کے 60 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ
مُلتان

لولاک

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

ناطقہ سر بگریباں ہے
اسے کیا کہیے

ترکی، شام، لبنان
میں زلزلہ

شمارہ : ۳
جلد: ۲۷
مارچ 2023ء
شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

میّت کو غسل اور
کفن دینے کا طریقہ

مجلس نے اُمت کو
کیا کیا دیا

تقریب اختتام صحیح بخاری
(چناب نگر)

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۳ جلد : ۲۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
زیر سرپرستی : حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب
نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ : یوسف ہارون

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے	مولانا اللہ وسایا	03
ترکی، شام، لبنان میں زلزلہ	〃 〃	04

مقالات ومضامین

زائرحرم...... کیف غم جارہے ہیں (منظوم)	جناب حمید صدیقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ	06
ایک حدیث کی تخریج وتوضیح	مولانا عبدالماجد شہیدی	07
میت کو غسل اور کفن دینے کا طریقہ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	09
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	11
تبرکات ملاّ واحدی	مولانا عتیق الرحمٰن	13
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:14)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/مولانا غلام رسول	15

شخصیات

مولانا مفتی عثمان خان بھی داغ مفارقت دے گئے	سید فاروق شاہ مشہدی	21

ردقادیانیت

محاسبہ قادیانیت جلد ۲۵ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	22
ذلتوں کی فہرست	ملاّ محمد بخش قادری	30
نقل خط مرزا امام الدین	مولوی ظہیر الدین سیالکوٹی	37
مجلس نے امت کو کیا کیا دیا	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	40

متفرقات

تقریب اختتام صحیح بخاری (چناب نگر)	مولانا توصیف احمد	45
تبصرۂ کتب	مولانا اللہ وسایا	51
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	53

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے

۱...... ۳۰؍جنوری ۲۰۲۳ء کو ظہر کی جماعت کے دوران پشاور پولیس لائن کی مسجد میں پہلی صف میں موجود بمبار نے خودکش دھماکہ سے خود کو اڑا لیا۔ موقعہ پر تریسٹھ نمازی جاں بحق ہوگئے۔ ڈیڑھ صد سے زیادہ لوگ شدید زخمی ہوگئے۔ چاروں طرف چیخ وپکار، مسجد کی چھت کا ایک حصہ منہدم ہوگیا۔ جس کے ملبے کے نیچے دبے لوگوں کی فریاد نے قیامت قائم کردی۔ وزیراعظم، آرمی چیف کی پشاور آمد، پشاور کے کور کمانڈر کی بریفنگ۔

انتہائی حساس علاقہ اور سخت سیکورٹی کے باوجود حملہ آور باوردی جیکٹ اور دھماکہ خیز مواد کے ساتھ مسجد میں کیسے داخل ہوا؟ پھر بڑی سے بڑی خطرناک بارودی جیکٹ سے مسجد کی چھت کیسے اڑ گئی؟ خودکش بمبار کو ڈیوٹی پر موجود کسی نے چیک نہ کیا۔ وہ پہلی صف میں جابراجمان ہوا۔ یہ وہ سوالات کھڑے ہوئے ہیں جس نے مزید محبّ وطن پاکستانیوں کو ششدر کردیا ہے۔

۲...... انہیں دنوں کوہاٹ کے ایک ڈیم میں کشتی الٹنے سے درجنوں معصوم طلباء گہرے پانی میں ڈوب جانے کے باعث جان کی بازی ہار گئے۔

۳...... انہیں دنوں کوئٹہ سے کراچی جانے والی ایک بس حب چوکی کی کھائی میں جاگری مبینہ طور پر اس بس کے ذریعہ ایرانی تیل کے ڈرم سمگل کئے جارہے تھے۔ بس کے کھائی میں گرتے ہی انہوں نے آگ پکڑ لی اور بس کے مسافران بھسم ہوکر رہ گئے۔ یہ اور اس قسم کے روزانہ کے واقعات۔

پھر ملک بھر میں چوری، ڈاکہ، راہزنی کی وارداتیں، آبروریزیاں، قتل وغارت کا طوفان جو تھمنے کا نام نہیں لیتا۔ ہر پاکستانی کی زندگی اجیرن بنادی گئی ہے۔ سوشل میڈیا اور اخبارات کی خبروں پر نظر پڑتے ہی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں۔ ہر پاکستانی دم بخود ہے۔ مہنگائی کے جن نے خونخوار پنجے پاکستانیوں کی گردنوں میں گاڑھ رکھے ہیں۔ پٹرول کی قیمتیں آسمانوں پر پہنچی ہیں۔ اشیاء زندگی بازار سے خریدنا موت کو بلانے کے برابر ہوگیا ہے۔ ڈالر کی اڑان فلک بوس ہوگئی ہے۔ اس کی ایک چھلانگ چار سو کھرب کی پاکستان کے قرض میں اضافہ کی خبر لاتی ہے۔

عمران خان دھول اڑانے میں بلند پروازی میں مست بلکہ سرمست ہیں، شہباز شریف اپنوں کی سابقہ کمائی کو کوثر و تسنیم سے دھونے کے لئے دن رات ایسے سرگرم عمل ہیں کہ زمین پر ان کے قدم نہیں لگتے۔ آئی.ایم.ایف نے قرضہ دینے کے لئے وہ شرائط لگا دی ہیں کہ مستقبل قریب میں سانس لینا بھی دوبھر ہو جائے گا۔ پاکستان پر قرضوں نے وہ چڑھائی کر رکھی ہے کہ ہمیں سود کی اقساط کی ادائیگی کے لئے ان کی مرضی کی شرائط پر مزید قرضہ لینا پڑتا ہے۔ قرض اترنے کی بجائے روز بروز بڑھتا، چڑھتا جا رہا ہے۔

گورنمنٹ سے لے کر اپوزیشن تک، سول سے لے کر اسٹیبلشمنٹ تک، خواص سے عوام تک، سبھی خطرات کو دیکھ رہے ہیں۔ مگر گتھی سلجھانا کسی کے بس میں نہیں۔

پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام کے لئے امریکہ بہادر پاکستان کو افغانستان کے مقابلہ میں جھونکنا چاہتا ہے تاکہ پاکستان کو سی پیک کی سزا دی جا سکے اور افغانستان کو امریکہ سے گستاخانہ رویہ کے ارتکاب پر سبق پڑھایا جا سکے۔ میدان جنگ پاکستان و افغانستان بنے اور امریکہ دور کھڑا چائنہ کو باور کرا سکے کہ ہمارے مقابلہ پر اس خطہ میں سرمایہ کاری کے یہ نتائج ہوا کرتے ہیں؟

انڈیا کی رال ٹپک رہی ہے کہ پاکستان کا افغانستان سے الجھاؤ بڑھے اور ہمیں اپنے پیچ لڑانے اور پٹخنی دینے کا سنہری موقعہ میسر آئے۔ آج ۷/فروری ۲۰۲۳ء کو پاکستان کے اخبارات میں برطانیہ کے فنانشل ٹائمز کا پاکستان کے بارہ میں تجزیہ شائع ہوا ہے کہ (۱) پاکستان تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے (۲) ڈیفالٹ سے بچانے کے لئے سخت چیلنجز درپیش ہیں۔ ملک کی کرنسی بری طرح گر چکی ہے۔ (۳) جوہری طاقت اور اس کے قرض دہندگان ڈیفالٹ سے بچنے کے لئے سخت اقدامات کر رہے ہیں۔ (نوائے وقت ملتان ص۱، ۷/فروری ۲۰۲۳ء)

سیاسی لیڈر استعفیٰ دے کر پھر ضمنی الیکشن میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ذرہ حیاء نہیں آتی کہ اگر ممبر بننا ہے تو پھر استعفیٰ کیوں دیا تھا۔ محض ملک کو الیکشن کے خرچے سے زیر بار کرنے کے لئے حکومت سیاسی مخالفین کو تگنی کا ناچ نچوانے کے لئے ڈنڈ پیل رہی ہے۔ اپوزیشن میدان میں اپنی اچھل کود سے مقابلہ کے لئے للکار رہی ہے۔ اس افراتفری میں خبر آتی ہے کہ سویڈن نے سرکاری سطح پر اہانت قرآن مجید کا اجازت نامہ دے کر اہانت کا ارتکاب کرایا۔ پوری دنیا کا مسلمان ماہی بے آب کی طرح تڑپ اٹھا ہے، لیکن کفار کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی: ؎　ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے

ترکی، شام، لبنان میں زلزلہ

۶/فروری ۲۰۲۳ء صبح چار بجے ترکی، شام، لبنان میں ۹.۷ شدت کا زلزلہ آیا۔ ہر طرف تباہی پھیل گئی۔ عمارتیں ملبہ کا ڈھیر بن گئیں۔ ہزاروں افراد لقمہ اجل بن گئے۔ زخمی اس کے علاوہ ہیں۔ پروازیں معطل

ہوئیں، سکول بند کردیئے، ملبے تلے دبے افراد کی چیخ وپکار نے دل دہلا دیئے۔ گیس کی پائپ لائنوں نے آگ پکڑلی۔ جس نے تباہی کو دوچند کردیا۔ پورے خطہ میں سوگ کی کیفیت طاری ہے۔ دنیا بھر کے ممالک اظہار ہمدردی اور مدد کے لئے اعلان کررہے ہیں۔ جہاں زلزلہ آیا ہے وہاں قیامت کا منظر ہے۔ حق تعالیٰ انسانیت پر ترس فرمائیں اور سب کو ناگہانی مصیبت سے محفوظ رکھیں۔ زخمیوں کو حق تعالیٰ صحت کاملہ سے سرفراز فرمائیں۔ پسماندگان کی قدرت دستگیری فرمائے۔ اللہ رب العزت پوری انسانیت کو امن وسکون کی نعمت نصیب فرمائیں۔ آمین!

مولانا محمد راشد مدنی کی والدہ کا انتقال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد راشد مدنی کی والدہ محترمہ ۸؍فروری ۲۰۲۳ء کو انتقال فرمائے آخرت ہوگئیں۔ انا ﷲ وانا الیہ راجعون! مرحومہ ایک عابدہ، زاہدہ، نیک بخت خاتون تھیں۔ مرحومہ کا بیعت کا تعلق حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب سے تھا۔ عرصہ تک اپنے میاں کے ساتھ حجاز مقدس بھی وقت گزارنے کی سعادت حاصل کی۔ حق تعالیٰ نے انہیں تمام اولاد نیک، صالح اور فرمانبردار دی۔ انہوں نے بھی اپنی اولاد کی دینی تربیت کا حق ادا کیا۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے بتقاضائے عمر علیل تھیں۔ آخری چندروز ہسپتال میں بھی زیر علاج رہیں۔ حق تعالیٰ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائیں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا صاحبزادہ سید سلمان یوسف بنوری، مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نے اپنے تعزیتی پیغام میں مرحومہ کی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے جملہ پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ (ادارہ)

حضرت مولانا احترام الحق تھانویؒ کا وصال

ملک عزیز کے نامور خطیب مولانا احتشام الحق تھانوی مرحوم کے جانشین مولانا احترام الحق تھانویؒ جنوری ۲۰۲۳ء میں امریکہ میں انتقال کرگئے۔ مرحوم عرصہ سے علیل تھے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل سے سرفراز فرمائیں۔ آمین! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرحوم کے جملہ پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب ہو۔ مرحوم خود بھی اپنے والد گرامی کی طرح صاحب طرز نامور خطیب تھے اور اپنے بڑوں کی روایات کے امین تھے۔ ان کا خلاء مدتوں پر نہ ہوگا۔ جانے والے رب کریم کی رحمت آپ کی دستگیری فرمائے۔

زائر حرم...... کیف غم جا رہے ہیں

جناب حمید صدیقی لکھنویؒ

غلامان شاہ امم جا رہے ہیں　بہرگام اِرم در اِرم جا رہے ہیں
بذوق و سرور اتم جا رہے ہیں　گدایان کوئے حرم جار ہے ہیں
محبت سے ہر دل ہے بیتاب ومضطر　مسرت سے باچشم نم جا رہے ہیں
تڑپتے ہوئے دل لئے غم کے مارے　بامید لطف وکرم جا رہے ہیں
زہے شاد کامی، خوشا کامرانی　سب احباب مل کر بہم جا رہے ہیں
دل وجان ہوں قربان اک اک قدم پر　محبان دار السلم جا رہے ہیں
خوشا مرحبا مرحبا کی صدائیں　ثنا خوان باب حرم جا رہے ہیں
تمنا، تصور، تحیر، تبسم　کدھر اس طرح آج ہم جا رہے ہیں
یقین کر دلِ ناشکیبا کہ اب ہم　مدینے خدا کی قسم جا رہے ہیں
دھڑکتا ہے دلِ مضطرب ہیں نگاہیں　مقدر ہے بیدار، ہم جا رہے ہیں
نہیں ہیں یہ آنکھوں میں اشک ندامت　نظر میں لئے کیف غم جا رہے ہیں
خیال گناہ وخطا، توبہ توبہ　حضورِ شفیع الاممؐ جا رہے ہیں
حمید اس کا بھی ہوش ہے یا نہیں ہے　کہاں آج تیرے غلام جا رہے ہیں

(دار العلوم دیوبند ستمبر ۱۹۵۷ء ص ۴۵)

ایک حدیث کی تخریج وتوضیح

مولانا عبدالماجد شہیدی

امام طبرانی: سلیمان بن احمد ابوالقاسمؒ (المتوفی ۳۶۰ھ) نے المعجم الکبیر، المعجم الاوسط اور کتاب الدعا میں اپنی سند کے ساتھ ابن عباسؓ سے حدیث نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''امان لامتی من الغرق اذا رکبوا السفن اوالبحر ان یقولوا: بسم اللہ الملک وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عمّا یشرکون. بسم اللہ مجرٖھا ومرسٰھا ان ربّی لغفور رحیم''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا حاصل یہ ہے کہ میری امت کے لوگ غرق ہونے سے مامون ومحفوظ ہوجائیں گے جب وہ کشتیوں، جہازوں یا سمندری سفر پر سوار ہوتے وقت یہ کلمات وآیات کہہ لیں گے۔

''بسم اللہ الملک وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عمّا یشرکون. بسم اللہ مجرٖھا ومرسٰھا ان ربی لغفور رحیم.''

حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمیؒ (المتوفی ۸۰۷ھ) نے مجمع الزوائد میں (باب ما یقول اذا رکب البحر) کے تحت بحوالہ طبرانی اس حدیث کو انہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ علامہ زیلعیؒ (المتوفی ۷۶۲ھ) نے بھی تخریج احادیث الکشاف میں بحوالہ طبرانی حدیث ابن عباسؓ کی تخریج کی ہے، ابن ابی حاتمؒ ابومحمد عبدالرحمٰن التمیمی الحنظلیؒ (المتوفی ۳۲۷ھ) نے تفسیر القرآن میں اپنی سند کے ساتھ اور ان کے حوالے سے ابن کثیرؒ نے بھی ابن عباسؓ کی یہ حدیث تقریباً انہیں الفاظ سے نقل کی ہے، الفاظ کے تھوڑے فرق کے ساتھ الدیلمیؒ (المتوفی ۵۰۹ھ) نے مُسند الفردوس میں اور علی متقی الہندیؒ (المتوفی ۹۷۵ھ) نے کنز العمال میں حدیث ابن عباس کو ذکر کیا ہے۔

اس حدیث میں کہیں بھی آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا:

☆...... ان دونوں آیتوں کے پڑھنے کے باوجود اگر کسی کا ایکسیڈنٹ ہوجائے تو دیت میرے ذمہ ہے۔

☆...... نہ ہی سات مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔

☆ ...... اس حدیث میں وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْهَا کے قرآنی جملہ پڑھنے کا بھی ذکر نہیں ہے۔

☆ ...... محدثین کرام نے اس دعا اور دونوں آیتوں کے پڑھنے کو بحری سفر سے مقید سمجھا ہے، نا کہ مطلق سواری پر سوار ہوتے وقت اس دعا و آیت کا پڑھنا بتایا گیا ہے۔

☆ ...... ان میں سے کسی ایک روایت میں بھی اس کا ذکر نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہو کہ سواری پر سوار ہوتے ہوئے ان دو آیتوں کے پڑھنے کے بعد بھی کسی کا ایکسیڈنٹ ہو جائے تو اس کی دیت میرے ذمہ ہے۔

☆ ...... بعض روایات میں سورۃ ہود کی آیت سے پہلے **بسم اللہ، بسم اللہ ملک الرحمن، بسم اللہ الملک الحق** کے الفاظ ملتے ہیں بعض محدثین نے صرف **بسم اللہ مجرھا** اور **وما قدر اللہ** کا ذکر کیا ہے۔ لیکن کسی روایت میں وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْهَا کا جملہ پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔

بہر حال آپ ﷺ کی طرف تو اس قول کی نسبت کرنا ہرگز درست نہیں کہ: ''آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی انسان سواری پر سوار ہو کر یہ آیات سات مرتبہ پڑھ لے تو اس کا ایکسڈینٹ نہیں ہوتا، اگر ہو جائے تو دیت میرے ذمہ ہے۔'' جیسا کہ شجاع آبادی صاحب نے اکابرین کے حوالے سے گزشتہ شمارے میں نقل کیا تھا۔

آخر میں گزارش ہے کہ ماضی قریب کے اکابرین کو تحقیق و مطالعہ کی بہت سی وہ سہولتیں میسر نہ تھیں جو آج ہمیں حاصل ہیں اس لئے ہمارے لکھنے والوں کو تساہل کے بجائے تحقیق سے کام لینا چاہیے ورنہ عام قارئین تو یہی سمجھیں گے کہ مستند ہے۔ یوں امت میں ایک غلط بات رواج پا جائے گی۔

حضرت مولانا محمد نواز صاحب کی اہلیہ کا وصال

جامعہ قادریہ حنفیہ نزد صادق آباد ملز خانیوال روڈ ملتان کے بانی و مہتمم معروف عالم دین حضرت مولانا محمد نواز سیال صاحب کی اہلیہ اور جامعہ کے نائب مہتمم مولانا محمد زکریا نواز صاحب کی والدہ محترمہ یکم رفروری ۲۰۲۳ء کو ملتان میں مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ مرحومہ عابدہ، زاہدہ، جفاکش خاتون تھیں۔ مولانا محمد نواز صاحب کی تمام تر دینی گراں قدر خدمات میں ان کا برابر حصہ تھا۔ جامعہ قادریہ کے قیام کے ابتدائی دور میں تمام مسافر طلباء کا مرحومہ خود کھانا بناتی تھیں۔ طلباء وطالبات پر آپ کی شفقتیں کسی مادر مہربان سے کم نہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ ان کے شوہر نامدار مولانا محمد نواز صاحب نے پڑھائی۔ اسلامیان ملتان نے بھرپور شرکت کی۔ حق تعالیٰ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی اور مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے ان کی وفات کو ان کے خاندان کے لئے عظیم سانحہ قرار دیا ہے۔

میت کو غسل اور کفن دینے کا طریقہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے کہ اسے وفات کے بعد غسل دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان نے دوسرے مسلمان کو غسل دیا اور اس کے عیب کو چھپایا تو اس کے کبیرہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے میت کو کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا قیمتی لباس پہنائے گا۔ نیز نبی کریم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ’’میت کو غسل دیا کرو، جس آدمی نے کسی میت کو غسل دیا۔ اسے ستر مغفرتیں حاصل ہوں گی۔ اگر ان میں سے ایک مغفرت ساری مخلوق پر تقسیم کر دی جائے تو سب کے لئے کافی ہو جائے۔‘‘

میت کو غسل دینے کا سامان: (۱) بیری کے پتے دو مٹھی اگر بآسانی مل جائیں۔ (۲) روئی کا پیکٹ ایک عدد، (۳) عطر کی شیشی، (۴) نہانے والا صابون، (۵) سوتی چادریں دو عدد، (۶) کافور کی ٹکیاں تین عدد۔

غسل دینے کا طریقہ: بیری کے پتے پانی میں ڈال کر اسے گرم کر لیں۔ نہلانے کے پھٹے کو اچھی طرح صاف کر لیں، تین یا پانچ مرتبہ عود یا لوبان کی دھونی دیں۔ میت کو پھٹے پر لٹا دیں، بہتر یہ ہے کہ سر شمال کی طرف ہو۔ ناف سے گھٹنوں تک رنگ دار موٹا کپڑا ڈال دیں اور جسم کے سارے کپڑے اتار لیں۔ نہلانے والا اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر ناف سے گھٹنوں تک نیچے ہاتھ لے جا کر استنجا کرائیں، پھر اپنا وضو بھی کر لیں۔ میت کو پورا وضو کرانا چاہئے۔ اگر حالت جنابت میں وفات ہو یا عورت حیض ونفاس والی ہے تو کپڑا تر کر کے منہ اور ناک میں پھیرنا ضروری ہے۔ وضو کرانے کے بعد میت کے ناک، منہ اور کانوں میں روئی ڈال دیں تاکہ غسل کا پانی اندر نہ جائے۔ سر اور داڑھی کے بالوں کو صابون سے اچھی طرح دھولیں تاکہ صاف ہو جائیں۔ پھر دائیں کروٹ کو ذرا اوپر اٹھا کر نیم گرم پانی ڈالنا شروع کریں، صابون ملیں اور سر سے پاؤں تک پانی تین مرتبہ ڈالیں کہ نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے۔ پھر دائیں کروٹ پر لٹا کر پانی بائیں کروٹ پر سر سے پاؤں تک تین مرتبہ اس طرح پانی ڈالیں کہ نیچے تک پہنچ جائے۔ پھر اس کی کمر کی طرف سہارا لگا کر کسی قدر بٹھلانے کے قریب کر دیں اور آہستہ آہستہ اس کا پیٹ اوپر سے نیچے کی طرف ملیں۔ اگر کوئی رطوبت یا نجاست نکلے تو اسے دھو کر صاف کر لیں۔ البتہ وضو اور غسل کی دوبارہ ضرورت نہیں۔ بال،

ناخن کاٹنے اور کنگا کرنے کی ضرورت نہیں۔ بعدازاں بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی تین مرتبہ خوب بہائیں کہ نیچے کی طرف بائیں کروٹ بھی تر ہو جائے۔ پھر بدن کا پانی تولیہ سے خشک کر کے کفن پر لٹا دیں اور ناک، کان، میں سے روئی نکال لیں اور خوشبو اس کی داڑھی اور سر پر مل لیں۔ کفن پر عطر نہ لگائیں اور نہ ہی کان میں عطر کا پھایہ رکھیں۔ اس کی پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، گھٹنوں اور پاؤں پر کافور مل لیں۔ میت کے ورثا کا غسل دینا بہتر ہے، غسال بے دردی کے ساتھ غسل دیتے ہیں۔ غسل دینے والے کو بعد میں غسل کرنا مسنون ہے۔

مرد کا کفن: مرد کے لئے کفن میں صرف تین کپڑے ہوتے ہیں: (۱) ایک بڑی چادر جو سب سے پہلے بچھائی جاتی ہے۔ (۲) چھوٹی چادر اس قدر ہو کہ سر سے پاؤں تک آ جائے۔ اسے بڑی چادر پر بچھا دیں۔ (۳) قمیص بغیر آستین کے یہ گردن سے گھٹنے کے نیچے تک ہو۔ اس کا آدھا حصہ بچھا دیا اور بقیہ آدھا حصہ سر کی طرف اکٹھا کر کے رکھ دیا جائے۔ میت کو لٹا کر پہلے قمیص پہنائی جائے۔ پھر چھوٹی چادر کو بائیں طرف سے لپیٹ دیں۔ پھر دائیں جانب کو لپیٹ دیں۔ یعنی دایاں کنارا اوپر رہے اور بایاں نیچے۔ پھر بڑی چادر کو بھی اسی ترتیب سے لپیٹ دیا جائے کہ بایاں پلہ نیچے رہے اور دایاں اوپر اور کپڑے کی پٹی لے کر سر اور پاؤں کی طرف اور درمیان سے باندھ دیں تاکہ کفن کھل نہ جائے۔

عورت کا کفن: عورت کے کفن میں پانچ کپڑے ہوتے ہیں: (۱) بڑی چادر سب سے پہلے بچھائی جائے۔ (۲) چھوٹی چادر سر سے پاؤں تک۔ (۳) قمیص گردن سے پاؤں تک۔ (۴) سینہ بند بغل سے گھٹنوں تک۔ (۵) اوڑھنی ڈیڑھ میٹر لمبی اور آدھا میٹر چوڑی۔

عورت کے جنازہ پر بانس کی تیلیاں یا درخت کی شاخیں ڈال کر چادر ڈال دینی چاہئے تاکہ پردہ رہے۔ کفن یا قبر میں عہد نامہ یا کوئی دعا رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح کفن یا میت کے سینے پر کافور یا سیاہی سے کلمہ یا کوئی دعا لکھنا بھی جائز نہیں۔

بچے کا کفن: بچے کے قد کا اندازہ کر کے اسی طرح کفن بنائیں جیسے مرد کے لئے بنایا گیا۔ اگر بچے کی عمر آٹھ سال یا اس سے کم ہے تو اسے دو کپڑوں میں کفن دیا جا سکتا ہے: (۱) بڑی چادر۔ (۲) چھوٹی چادر اگرچہ ایک کپڑے میں کفن دینا بھی جائز ہے۔

بچی کی عمر آٹھ سال یا اس سے کم ہے تو اسے کم از کم دو کپڑوں میں کفن دینا چاہئے۔

انتخاب لاجواب

انتخاب: حافظ محمد انس

مولانا چراغ حسن حسرت

ان کے کلام سے اوران کے وسیع مطالعے سے ان کے شعری ذوق کی شہادت ملتی ہے۔ ابوالکلام جیسی شخصیت نے ان کے علمی کمالات کا اعتراف کیا اوران کو اپنے پرچے کی ادارت کی پیش کش کی تھی۔ بات دور چلی گئی، گفتگو شاعری سے صحافت کی طرف مڑگئی۔ مولانا نے فرمایا صحافت بہت مشکل پیشہ ہے۔ اخبار نویسی اور کسی پرچے کی ادارت ہراک کے بس کی بات نہیں۔ پھر ایک بلیغ جملہ اس کے ثبوت میں ارشاد فرمایا۔ جس میں معانی کے بے شمار تہیں ہیں۔ فرمایا آپ نے دیکھا کہ قادیانیوں نے نبوت ''چلالی''، ''الفضل'' نہ چل سکا۔ اس کا معیار آج بھی وہی ہے۔ ہم اس ادبی اور معنی خیز جملے سے بہت محظوظ ہوئے۔ ''چلالی'' میں کتنے نشتر موجود ہیں، نہ چل سکنے میں ناکامیوں کے کتنے رخ۔ کافی ہاؤس میں بیٹھتے ہی بیرے کو کافی کا آرڈر دے دیا تھا۔ مولانا چراغ حسن حسرت کا تکیہ کلام ''مولانا'' تھا وہ ہرایک کو مولانا کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ جب کافی دیر تک کافی نہ آئی تو مولانا سگریٹ کی راکھ جھاڑتے ہوئے منیجر کے پاس پہنچے۔ منیجر سے کہا کہ کافی مدت سے بیرے کو کافی کا آرڈر دے رکھا ہے مگر ابھی تک کافی نہیں آئی، منیجر نے ادب سے عرض کی: مولانا! وہی بیرہ جس کے بال سفید ہیں؟ مولانا کی حسن ظرافت پیدا ہوئی اور فرمایا، نہیں نہیں میرے بھائی جب میں نے آرڈر دیا تھا اس کے بال سیاہ تھے۔ اس جملے کا ہم نے اور منیجر نے بہت لطف اٹھایا۔

(یادوں کے انمول خزانے ص۱۸۸)

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

شاہ جیؒ کو دنیا کی ہوس نہ تھی۔ وہ اگر چاہتے تو ہر تقریر میں ہزاروں روپے جمع کر سکتے تھے، ٹھاٹھ باٹھ سے زندگی گزار سکتے تھے۔ بے شمار کوٹھیاں ہوتیں، جائیدادیں ہوتیں، زمینیں ہوتیں، بینک بیلنس ہوتا۔ جدید طرز تعمیر کی رہائش گاہ ہوتی۔ مگر شاہ جیؒ کو تو ایک ہی لگن تھی کہ ختمی مرتبت ﷺ کے ارشادات گرامی لوگوں تک پہنچائیں، عاقبت کے لئے سرمایہ اکٹھا کریں جو دنیا کے زوال پذیر سرمائے سے کہیں ارفع واعلیٰ ہے۔ جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔ شاہ جیؒ نے کاذب نبی کے جھوٹے نبوت کے دعوے کے تارو پود بکھیر دیئے۔ ہزاروں

سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچالیا۔ اس مشن کے لئے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ساری زندگی وقف کردی۔ بڑھاپے تک اس محاذ پر لڑے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلصانہ سعی مشکور فرمائی اور اس دجال، فریبی اور گستاخ رسول اللہ ﷺ کے فرقے کو خارج از اسلام قرار دے کر شاہ جیؒ کی قبر کو منور کردیا۔

(یادوں کے انمول خزانے ص۲۵۲)

پیر سید غلام محی الدین المعروف بابو جیؒ

بابو جیؒ کا کوئی مرید مرتد ہوگیا، قادیانیوں کی کاذب جماعت سے تعلق جوڑ لیا۔ ایک دن بابو جیؒ مجمع میں جلوہ افروز تھے۔ وہ آیا اور بابو جیؒ سے از راہ مذاق کہا کہ جب میں آپ کا مرید تھا تو نماز میں سوسو وسوسے آتے تھے۔ جب سے مرزائی ہوا ہوں، نماز میں کوئی وسوسہ نہیں آتا۔ بابو جیؒ نے انتہائی بلیغ جملہ ارشاد فرمایا۔ فرمایا: جہاں مال ہوگا وہیں ڈاکہ پڑے گا، تمہارا دل ایمان کی دولت سے خالی ہو چکا ہے۔'' اس کی حالت غیر ہوگئی۔ (یادوں کے انمول خزانے ص۳۴۷)

م۔ حسن لطیفی

۱۹۳۵ء میں لطیفی صاحب نے مہدیت کا دعویٰ بھی کیا۔ ۱۹۳۶ء میں انہوں نے ''مہدیت'' پر شائع شدہ تمام پمفلٹ، تمام پوسٹر کتابی صورت میں شائع کئے۔ انہوں نے اپنے دعوے کے ثبوت میں لدھیانہ کو ''ارض لد'' ثابت کرنے کی کوشش، اور اپنے پمفلٹوں میں لکھا کہ یہی وہ ''ارض لد'' ہے جہاں سے مہدی علیہ السلام کا ظہور ہونا تھا۔ یہ مضحکہ خیز دعویٰ ان کے دماغی توازن برقرار نہ رہنے کا بیّن ثبوت تھا۔ یہی دعویٰ ان کی مزید بربادی وتباہی کا موجب ہوا۔ نوجوان ساتھیوں کو، احباب کو ایک مشغلہ ہاتھ آگیا۔ انہوں نے عجیب وغریب داستانیں گھڑ کر ان کو لوٹا۔ (متاع گم گشتہ اور متاع بے بہا ص۱۴۱ حافظ لدھیانوی)

شیخ حسام الدینؒ احرار

شیخ حسام الدینؒ احرار کے سرکردہ لیڈروں میں سے تھے۔ شعروادب کے دلدادہ، باوضع وباوقار انسان، تقریر میں گرج، مجلسی گفتگو میں لطافت، آزادی کا بے باک نڈر سپاہی، زندگی کی نصف صدی کی داستانوں، واقعات وحادثات، سیاسی کشمکش، قیدوبند کے حالات، دارورسن کے قصے، انگریزوں کے مظالم، جدوجہد آزادی کی تفسیر، یعنی شیخ صاحبؒ کی ذات تاریخ کا ایک حصہ معلوم ہوتی تھی۔ دوران گفتگو مجلس احرار کے معرکوں، خطابت کے انداز، مقتدر سیاسی شخصیتوں کے کارہائے نمایاں بیان کرتے تو تاریخ کے اوراق کھل جاتے۔ ایک دن دوران گفتگو سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا لقب ملنے کی داستان شیخ حسام الدینؒ کی زبانی سنی، شیخ صاحب اس واقعہ کے عینی شاہد تھے۔ (متاع گم گشتہ اور متاع بے بہا ص۲۸۰)

تبرکات ملّا واحدی

مولانا عتیق الرحمٰن

کوچہ چیلاں دلّی؟

کوچۂ چیلاں لال قلعے کے نزدیک ہے یہاں کبھی قلعے کے چالیس متوسلین کی حویلیاں تھیں کوچۂ چیلاں دراصل کوچۂ چہل امیراں تھا۔کوچۂ چیلاں لال قلعے کے نزدیک ہے اور جامع مسجد سے بھی دور نہیں ہے۔ (میرا افسانہ ص۶ ملّا واحدی)

حیدر رضا وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کے ممبر اور مرزا قادیانی

’’میرا اور حیدر رضا کا دوستانہ سیر سپاٹوں تک محدود تھا۔حیدر رضا، آصف علی اور رؤف علی اتوار کے اتوار، کبھی ہمایوں کے مقبرے، کبھی منصور کے مقبرے، کبھی اوکھلے، کبھی قطب صاحب ضرور جاتے تھے اور مجھے بھی لے لیتے تھے۔باقی دنوں میں حیدر رضا تو خاص خاص موقعوں ہی پر دکھائی دیتے تھے۔مثلاً مرزا غلام احمد قادیانی دلّی آئے اور اعظم خان کی حویلی کے نزدیک الف خان روشنائی والے کا مکان کرائے پر لیا۔ہم چاروں بھی ان کا دیدار کرنے گئے۔مرزا قادیانی مکان کے بڑے ہال میں تشریف فرما تھے اور ان سے پانچ گز پرے حکیم نورالدین الگ بیٹھے تھے۔حیدر رضا نے مرزا قادیانی سے چند سوال کئے۔مرزا قادیانی نے حکیم نورالدین سے کہا:’’بھئی! تم جواب دو۔میں تو اندر جارہا ہوں۔‘‘ حیدر رضا بولے:’’حضرت! ہم تو آپ کے جواب کے مشتاق ہیں، اور سے ہمیں بات نہیں کرنی ہے۔‘‘مرزا قادیانی نے التفات نہیں فرمایا اور زنانخانے میں چلے گئے۔‘‘ (میرا افسانہ ص۵۰ ملّا واحدی)

ماسٹر احمد حسین فرید آبادی (قادیانی) اور مرزا قادیانی؟

ماسٹر احمد حسین فرید آبادی کا تذکرہ مجھے پہلے کرنا چاہئے تھا۔۱۹۱۳ء میں وہ میرے ہفت روزہ طبیب کے ایڈیٹر تھے۔طبیب کو حکیم احمد حسین الٰہ آبادی ایڈٹ کرنے والے تھے۔حکیم اجمل خان نے ان سے طے کرلیا تھا مگر انہیں خدا جانے کیا ہوا کہ طے کر کے نہیں آئے۔میں نے حکیم اجمل خان کی اجازت سے حکیم احمد حسین کے ہم نام ماسٹر احمد حسین کو لگالیا۔

ماسٹر صاحب (قادیانی) اخبار وکیل امرتسر کے ایڈیٹر رہے تھے۔انہیں ایڈیٹری کا تجربہ تھا۔طبیب

طبّی پرچہ نہیں تھا، طبّی کانفرنس کا آرگن تھا۔ اسے ماسٹر صاحب نے کامیابی سے ایڈٹ کیا۔

ماسٹر احمد حسین، احمدی تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے عاشق۔ جب کام کا وقت گزر جاتا تھا تو ماسٹر احمد حسین مجھے احمدی ہو جانے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ میں نے ایک دن کہا ’’ماسٹر صاحب! میں خواجہ حسن نظامی کا مرید نہ ہو گیا ہوتا تو آپ کا مرید ہو جاتا۔ مگر مرزا غلام احمد کی طرف میری طبیعت نہیں کھینچتی۔‘‘

(میرا افسانہ ص۷۹ ملّا واحدی)

زوجہ اور جنت

شادی شدہ زندگی دوزخ بن سکتی ہے تو بے شادی شدہ زندگی اصلی دوزخ میں پہنچا سکتی اور شادی شدہ زندگی جنگ بھی تو بن سکتی ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی اگر ایسی نابکار تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے معتوبین میں شامل کر دیا تھا تو حضور سرور کائنات ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کا بھی تو تصور کرو۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ وہ ہیں جنہوں نے اشاعت اسلام میں حضرت صدیق اکبرؓ کی مانند حضور ﷺ کا ہاتھ بٹایا تھا۔ حضرت خدیجہؓ نے اپنا سارا جاہ و حشم اسلام پر نثار کر دیا تھا۔ حضور ﷺ کو اسلام کی اشاعت میں جو اذیتیں پہنچتی تھیں، ان کا اثر حضرت خدیجہؓ جیسی مددگار اسلام بیوی کو دیکھ کر جاتا رہتا تھا اور حضرت عائشہ صدیقہؓ وہ ہیں جن کے برابر اسلام کا سمجھنے والا اسلام کے فقیہہ مردوں میں بھی اکّا دکّا تھا۔

(میرا افسانہ ص۸۳ ملّا واحدی)

دو چیزیں

یورپ کے ایک عظیم المرتبہ شخص کا قول ہے کہ جسے دو چیزیں میسر آ جائیں، اس کی زندگی، زندگی ہے۔ ایک تو ایسا شغل جس سے اس کی طبیعت کو مناسبت ہو، دوسری ایسی بیوی جو اسے پسند کرتی ہو۔ بچے ہمیشہ کس کے ساتھ رہتے ہیں۔ ’’دھی جنوائی لے گئے اور بہوویں لے گئیں پوت‘‘ خانگی زندگی بچوں کو بھی تو گزارنی چاہیے اور خانگی زندگی بیوی کے ساتھ یا خاوند کے ساتھ ہی گزرتی ہے۔

بیوی اور خاوند کا رشتہ سارے رشتوں کو پرے بٹھاتا ہے۔ اتنی پائیداری نہ ماں باپ کے رشتے میں ہے اور نہ اولاد کے رشتے میں، جتنی خاوند اور بیوی کے رشتے میں ہے۔ ماں باپ پال پوس کر دوسروں کے حوالے کر دیتے ہیں اور بچے ماں باپ کو چھوڑ کر دوسروں کے ہو جاتے ہیں۔

یہی دنیا کا دستور ہے۔ دنیا اسی طرح چل رہی ہے اور اسی دستور کی وجہ سے قائم ہے۔ ناپائیداری خاوند اور بیوی کے رشتے میں صرف ایک ہے کہ ماں باپ اور بچے بدلے نہیں جا سکتے، خاوند اور بیوی بدلے جا سکتے ہیں۔

(میرا افسانہ ص۸۴ ملّا واحدی)

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 14 ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

مفتی ریاض الدین صاحب نے اس پر فرمایا کہ: جب کسی ''وثیقہ (دستاویز)'' میں ایک جگہ جعل سازی (تبدیل وتحریف) ثابت ہو جائے تو باقی وثیقہ بھی قابلِ اعتماد نہیں رہتا اور جس صورت میں آپ خود ہی اقرار کر رہے ہیں کہ سات آٹھ جگہ پر ''جعل وتحریف'' ہوگئی ہے تو بقیہ پر کیونکر اعتماد ہوسکتا ہے؟ اور اس بات کو حکام حضرات جو یہاں تشریف رکھتے ہیں بخوبی جانتے ہیں! اور ''اسمتھ صاحب'' کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ: ان سے پوچھئے! لیکن ''اسمتھ صاحب'' سے جب پوچھا گیا تو انہوں نے اس کے متعلق کچھ بھی جواب نہ دیا۔ آہ! ؎

ہمہ تن داغ داغ شد　　پنبہ کجا کجا نہم

پھر ''مفتی صاحب'' نے فرمایا کہ: جب عبارت کا اختلاف آپ حضرات کے نزدیک مسلّم ہے، تو فرمائیے! جہاں کہیں دو عبارتیں مختلف ہوں تو آپ ان دونوں میں سے یقین کے ساتھ ایک کو خدا کا کلام ٹھہرا سکتے ہیں یا نہیں؟ آپ کو اس کی قدرت حاصل ہے؟ یا دونوں عبارتیں مشکوک ہیں؟

پادری صاحب نے کہا کہ: ہم میں اس کی طاقت اور قدرت نہیں ہے (کہ اسے خدا کا کلام کہہ سکیں)

''مفتی صاحب'' نے کہا: یہی دعویٰ تو اہلِ اسلام کا ہے! کہ ''بائبل'' کا یہ مجموعہ (عہد عتیق وجدید کا) جو آج موجود اور مستعمل ہے سب کا سب بالجزم والیقین خدا کا کلام نہیں ہے۔

''پادری فنڈر صاحب'' نے (اس بحث سے پیچھا چھڑاتے ہوئے بدحواسی کے عالم میں) کہا کہ وقت موعودو مقرر سے آدھا گھنٹہ زیادہ گزر گیا ہے۔ اب باقی مباحثہ اور گفتگو کل کی جائے گی۔

''شیخ رحمت اللہؒ'': فاضل مناظر نے فرمایا کہ: آپ نے آٹھ جگہ تحریف کا اقرار کیا ہے اور ہم ان شاء اللہ تعالیٰ پچاس ساٹھ جگہ عیسائی مذہب کے علماء کے اقرار سے تحریف ثابت کر سکتے ہیں۔

اگر آپ حضرات کو اس پر مباحثہ منظور ہے تو ہمیں تین باتیں سمجھا دیں!

۱...... اول بات تو یہ ہے کہ ہم ''کتبِ مقدسہ'' میں سے کئی کتابوں کی سند متصل آپ سے پوچھیں گے! آپ اسے بیان کر دیجئے گا!

۲...... دوسری بات یہ کہ ان پچاس ساٹھ مقامات کو جن میں عیسائی مذہب کے علماء کے اقرار سے تحریف

ثابت ہوئی ہے یا تو مان لیجیے گا یا توجیہ کر دیجئے گا! اور ہم یہ بات نہیں کہتے کہ آپ خواہ مخواہ طوعاً وکرھاً ''ہارن'' مفسر کے قول کو مان لو! اور نہ یہ کہتے ہیں کہ آپ ''ہارن'' سے کچھ کم ہیں۔ لیکن سب سے پہلے سن لینا اور دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کر لینا (یعنی مان لینا، یا توجیہ پیش کر دینا) آپ کے لئے ضروری اور لازمی ہوگا۔

مناظرہ کا ''دوسرا جلسہ'' ...... اجمالی تذکرہ

دوسرے دن کا مناظرہ ساڑھے چھ بجے شروع ہوا، طے شدہ نظام الاوقات کے مطابق آٹھ بجے ختم ہو جانا چاہئے تھا، لیکن بحث ایسے نازک ترین مرحلہ پر آ پہنچی کہ کسی کو وقت کا ہوش نہ رہا۔ اور جلسہ مزید آدھا گھنٹہ آگے چل کر ختم ہوا، اس طرح پر دو گھنٹے فریقین میں مباحثہ چلا، لیکن ان دو گھنٹوں میں علم ومطالعہ کا کتنا شاندار مظاہرہ ہوا، فطانت وذہانت، حاضر جوابی ووسعتِ معلومات! غرض! کس قدر اور کتنے اور کیسے کیسے حیرتناک مناظر سامنے آئے؟ کہ حاضرین ششدر رہ گئے اور اس حسین نظارے کو دیکھ کر عش عش کر اٹھے اور سب سے اہم بات یہ کہ ایک لمحہ کے لئے بھی اصولِ مناظرہ اور طے شدہ شرائط کے خلاف کوئی دوسری بحث نہیں اٹھی اور نہ کوئی بحث مکرر ہوئی۔ نہایت ہی خوشگوار ماحول رہا، ناخوشگواری کا کوئی لمحہ درپیش نہیں ہوا۔ ہر فریق ومناظر اتنا ہی تکلّم کرتا جتنا فریق مخالف کے جواب میں بولنا ضروری تھا، فضول بحث اور ادھر اُدھر کی باتوں میں ایک منٹ بھی ضائع نہیں ہوا، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ''نسخ وتحریف'' جیسے نازک اور پیچیدہ اہم ترین مسائل پر مباحثہ ومناظرہ فیصلہ کن مرحلہ پر آن پہنچا اور پادری فنڈر کو نہایت اطمینان وسکون سے اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑا۔ حاضرین مجلس خواص وعوام نے بچشمِ خود دیکھ لیا کہ آج عیسائیت کے مقابلہ میں اہلِ اسلام کو حق تعالیٰ شانہٗ نے شاندار ولازوال فتح عطا فرمائی اور پادری فنڈر کا سارا علمی گھمنڈ اور شوکت ورعب ہباءً منثوراً ہو گیا۔ **فالحمد للّٰہ علیٰ احقاق الحق و ابطال الباطل حمدا کثیرا!**

تفصیلی تذکرہ

''دوسرا جلسہ'' ۱۲ رجب المرجب ۱۲۷۰ھ، بمطابق ۱۱/اپریل ۱۸۵۴ء بروز منگل کو اسی طے شدہ مقام (عبدالمسیح کے کٹہرہ) میں منعقد ہوا، اور اس جلسہ میں (پہلے دن کی شہرت کی وجہ سے) کیا عوام اور کیا خواص؟ پہلے دن کے جلسہ سے کہیں زیادہ آدمی جمع ہو گئے۔

حاضرین جلسہ میں ''اسمتھ صاحب'' حاکم صدر دیوانی اور ''ریڈ صاحب'' حاکم صدر بورڈ (یعنی مشیر مالیاتی امور) اور ''ولیم صاحب'' مجسٹریٹ علاقۂ فوج اور ''پادری ولیم گلین'' اور ''پادری ہارلی'' ودیگر افسران حضرات اور ''مفتی ریاض الدین'' اور ''قاضی القضاۃ مولوی اسداللہ'' اور ''مولوی فیض احمد'' سرشتہ

دار صدر بورڈ اور ’’مولوی حضور احمد خان‘‘ اور ’’مولوی امیر اللہ‘‘ مختار و وکیل راجہ بنارس اور ’’مولوی قمر الاسلام‘‘ امام جامع مسجد اکبر آباد اور ’’مولوی امجد علی‘‘ وکیل سرکار کمپنی اور ’’مولوی سراج الحق‘‘ اور ’’منشی خادم علی‘‘ مہتمم مطلع الاخبار، ایسے رؤساءِ شہر اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور ان کے علاوہ عام مسلمان اور عیسائی اور ہندو ہزار آدمیوں کے قریب وہ بھی شریکِ جلسہ ہوئے۔ اور اس جلسہ میں دینی کتب پہلے جلسہ سے زیادہ فریقین کے آگے رکھی ہوئی تھیں۔

مباحثہ کا آغاز

پادری فنڈر صاحب نے ساڑھے چھ بجے کے کچھ دیر بعد کھڑے ہو کر اپنی کتاب ’’میزان الحق‘‘ ہاتھ میں لی اور کتاب کے پہلے باب کی پہلی فصل کی وہ عبارت پڑھنی شروع کی جس میں قرآن شریف کی کئی آیات درج ہیں، چونکہ جلد پڑھنے کی وجہ سے قرآن پاک کی آیات کو غلط پڑھتے تھے تو اس لئے قاضی القضاۃ (مولوی اسد اللہ) صاحب نے فرمایا کہ: آپ ترجمہ پر ہی اکتفا کیجئے الفاظ غلط نہ پڑھئے! کیونکہ لفظ کے بدلنے سے معنی بدل جاتا ہے۔ ’’پادری صاحب‘‘ نے کہا کہ: یہ ہماری زبان کا قصور ہے کہ آیتوں کے الفاظ صحیح طور پر ادا نہیں ہوتے اس لئے ہمیں معاف رکھئے گا! اور قرآن پاک کی آیات کی وہ عبارتیں یہ ہیں:

(۱): سورۂ شوریٰ میں ہے: ’’وقل اٰمنت بما انزل اللّٰہ من کتاب و امرت لاعدل بینکم، اللّٰہ ربنا و ربکم، لنا اعمالنا ولکم اعمالکم، لا حجة بیننا و بینکم ‘‘۔ (اور کہہ دیجئے اے محمد! (ﷺ) کہ میں ان کتابوں پر ایمان لایا جو اتاریں اللہ نے، اور مجھ کو حکم دیا گیا کہ میں انصاف کروں تمہارے درمیان، اللہ رب ہے ہمارا اور تمہارا، ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال، کچھ جھگڑا نہیں ہم میں اور تم میں۔)

(۲): سورۂ عنکبوت میں ہے: ’’ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن الا الذین ظلموا منھم، و قولوا اٰمنا بالذی انزل الینا و انزل الیکم، و الھنا و الھکم واحد، و نحن لہٗ مسلمون۔‘‘ (اور یوں مت جھگڑا کرو تم اہلِ کتاب سے مگر اس طرح جو بہتر ہو، مگر ان کے سوا جو تم پر ظلم کرتے ہیں، اور یوں کہو! کہ ہم مانتے ہیں جو اترا ہماری طرف اور جو اترا تمہاری طرف، اور معبود ہمارا اور تمہارا ایک ہے، اور ہم اسی کے حکم کے تابع ہیں۔)

(۳): سورۂ مائدہ میں لکھا ہوا ہے: ’’الیوم احل لکم الطیبٰت، و طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم، و طعامکم حلّ لھم ‘‘ (آج سے تم پر پاکیزہ چیزیں حلال ہوگئیں، اور کتاب والوں کا کھانا تم پر حلال ہوا، اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہوا۔)

پادری فنڈر کا سوال: یہ آیات پڑھ کر پادری صاحب کہنے لگے کہ دیکھو! امتِ محمد (ﷺ) کے ہر فرد پر یہ امر ظاہر باہر ہے کہ وہ فرقے جن کو کتاب ملی، اور وہ لوگ جو اہلِ کتاب کہلائے وہ مسیحی اور یہودی ہیں جیسا کہ سورۂ بقرہ میں یہود و نصاریٰ کے متعلق کہا گیا ہے: ''و ھم یتلون الکتاب'' (یعنی یہود و نصاریٰ کتاب پڑھتے ہیں۔)

اور یہ بات بھی قرآن سے معلوم اور ثابت ہے کہ جو کتابیں یہودیوں اور عیسائیوں کو ملیں وہ ''تورات وانجیل'' ہیں۔ چنانچہ ''سورۂ آل عمران'' میں ہے:

''و انزل التوراۃ و الانجیل من قبل ھدی للناس'' (اور خداتعالیٰ نے تورات وانجیل اتاری تھیں نزولِ قرآن سے پہلے کہ لوگوں کے لئے ہادی رہیں)

پھر پادری صاحب نے کہا کہ: ان آیتوں میں کتاب اور اہلِ کتاب کا ذکر ہے، اور ''اہل کتاب'' سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ''تورات وانجیل'' محمد (ﷺ) کے زمانے میں موجود تھیں، اور محمدیوں نے ان کو دین کا ہادی مانا ہے، اور محمد (ﷺ) کے زمانہ تک ان میں تحریف نہیں ہوئی تھی۔

تنبیہ: مسیحی علماء کے اقوال سے یہ بات پوری طرح پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ ''سریانی کلیسا'' اور عرب کے سارے ''کلیسا'' عہدِ عتیق وعہدِ جدید کے مجموعہ کی کئی کتابوں کو واجب التسلیم نہیں جانتے تھے تبھی تو تھک ہار کر پادری صاحبان کلام اللہ (قرآن پاک) کی آیات سے استدلال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں جیسا کہ اس مباحثہ میں بھی آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ مترجم

شیخ کیرانویؒ کا جواب: فاضل مناظر نے فرمایا کہ: ان آیات (اور ان جیسی دیگر آیات) سے تو صرف اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ (۱): گزشتہ زمانہ میں خدا کا کلام نازل ہوا اور (۲) اس پر ایمان لانا چاہئے! اور تورات وانجیل بھی گزشتہ زمانہ میں نازل ہوئیں اور حضرت محمد ﷺ کے زمانہ میں موجود تھیں، گو محرّف و مبدّل ہی ہوں۔ اور ان آیتوں سے ہرگز یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ حضرت محمد ﷺ کے زمانہ تک ان کتابوں میں تحریف نہیں ہوئی تھی، بلکہ قرآن پاک میں تو جابجا تحریف کرنے پر اہلِ کتاب کی مذمت کی گئی ہے جیسا کہ قرآن پاک کی دیگر آیات میں موجود ہے اور صاف طور پر وہ ان اہلِ کتاب کی مذمت پر دلالت کررہی ہیں۔ تو قرآن پاک کی آیتوں کے مطابق جیسے ہم (محمدی اور مسلمان) اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ گزشتہ زمانہ میں خدا کا کلام نازل ہوا، اسی طرح اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ اس میں تحریف ہوگئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث پاک میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لا تصدقوا اھل الکتاب ولا تکذبوا ھم'' (کہ تم اہلِ کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب) یعنی جس چیز میں قرآن پاک ساکت وخاموش ہو اور اہلِ کتاب وہ چیز بیان

کرتے ہوں تو اس میں تم تصدیق وتکذیب نہ کروہاں۔ البتہ جس چیز کی قرآن تکذیب وانکار کرتا ہے، مثلاً: صلیب کا قصہ وغیرہ تو اس کی تکذیب وانکار واجب ہے، اور جس چیز کی تصدیق کرتا ہے تو اس کی تصدیق واجب ہے۔(اس کی تفصیلات کتبِ تفاسیر اور فقہ واصولِ فقہ میں موجود ہیں۔مترجم)

پادری فنڈر صاحب نے کہا: اس وقت حدیث کا ذکر نہ کیجئے بلکہ صرف قرآن کی آیات کا ذکر کیجئے!

شیخ کیرانویؒ: فاضلِ محترم نے فرمایا کہ قرآن پاک کی آیات سے بھی یہی دو باتیں ثابت ہوتی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی کتاب ''میزان الحق'' میں اس کا اقرار کیا ہے۔

پادری صاحب نے کہا کہ: ''سورۂ بینہ'' کی آیتوں کے موافق یہ معلوم ہوتا ہے کہ محمد (ﷺ) کے زمانہ سے پیش تر تحریف نہیں ہوئی تھی، بعدازاں ''میزان الحق'' کے پہلے باب کی تیسری فصل سے یہ آیات پڑھیں کہ ''سورۂ بینہ'' میں لکھا ہے: ''**لم یکن اللذین کفروا من اھل الکتاب و المشرکین منفکین حتی تأتیھم البینة، رسول من اللّٰہ یتلوا صحفا مطھرة، فیھا کتب قیّمة، وما تفرق اللذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاء تھم البینة**''

(یعنی اہل کتاب اور مشرکوں نے حق سے منہ پھیرا جب تک کہ روشن دلیل یعنی پیغمبر (محمد ﷺ) خدا کی طرف سے ان کے پاس نہ آجائے کہ وہ مقدس کتابوں کو جن میں مضبوط حکم آئے ہیں ان سے بیان کریں، اور ان لوگوں نے جن کو کتاب ملی تھی پھوٹ نہ ڈالی مگر بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن دلیل آپہنچی۔)

ان آیات کو پڑھنے کے بعد ''پادری صاحب'' نے کہا کہ: ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی کتابوں میں محمد (ﷺ) کے ظہور اور ان کی دعوت وتعلیم کے شیوع کے بعد تحریف کی ہے، نہ کہ اس سے پہلے۔

پھر پادری صاحب نے کہا کہ: کتاب ''الاستفسار'' کے مصنف جسے آپ حضرات ''مولوی ال حسن صاحب'' کے نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں! انہوں نے اپنی کتاب کے صفحہ ۴۴۸ پر آیتِ مذکورہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ: ''نبی سابق الانتظار کے اعتقاد رکھنے سے جدا یا اس کے اعتقاد رکھنے میں مختلف ومتفرق نہیں ہوئے، مگر جب کہ یہ نبی آیا ان معنوں کی راہ سے، البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ نبی آخرالزمان کی بشارتوں میں اس کے ظہور کے زمانے تک کچھ تحریف وتبدیلی واقع نہیں ہوئی۔''

''شیخ رحمت اللہؒ'': فاضل مناظر نے فرمایا کہ ان آیتوں کا ترجمہ جمہور مفسرین کے مختار و پسندیدہ مذہب کے موافق اس طرح پر ہے، اور اسی کو ''حضرت شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلویؒ'' نے اپنے ترجمہ میں اختیار کیا ہے کہ: ''نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہوئے کتاب والے (یعنی یہودی اور مسیحی) اور شرک والے

(یعنی بت پرست) باز آنے والے (یعنی اپنے دین اور بری رسموں سے اور برے عقیدوں سے مثل عدم اعتقاد نبوتِ جنابِ مسیح علیہ السلام کی جیسا کہ یہود کو تھا، اور اعتقاد تثلیث جیسا کہ عیسائیوں کو تھا اور مانند ان کے) جب تک نہ پہنچی ان کو کھلی بات، ایک رسول اللہ کا پڑھتا ورق پاک، ان میں لکھی کتابیں (یعنی سورتیں) مضبوط، اور نہیں پھوٹے وہ جن کو ملی کتاب (یعنی اپنے دین اور رسموں اور عقیدوں سے اس طور پر کہ بعضوں نے ان کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا، اور بعضے تعصب سے اسی پر قائم رہے) مگر جب کہ آ چکی ان کو کھلی بات (یعنی رسول اللہ اور قرآن)''

اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ پہلی آیت کے ترجمہ کے آخر میں بطور حاشیہ کے لکھتے ہیں: ''حضرت (ﷺ) سے پہلے سب دین والے بگڑ گئے تھے اور گمراہ ہو گئے تھے، ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور تھا، اب چاہیے کہ کسی ولی یا حکیم یا بادشاہ عادل کے سمجھائے راہ پر آویں سو ممکن نہ تھا، جب تک ایسا رسول نہ آوے عظیم القدر ساتھ کتاب اللہ کے اور مدد قوی کے، کہ کئی برس میں ملک کے ملک ایمان سے بھر گئے۔''

ان آیات مبارکہ کا حاصل صرف اتنا ہی ہے کہ ''اہلِ کتاب اور مشرک لوگ'' اپنی بری رسموں سے باز نہ آئے جب تک کہ ان کے پاس عظیم القدر والمرتبت رسول (ﷺ) نہ آیا۔ اور ان کے آنے کے بعد کتاب والوں میں سے جو شخص مخالف ہوا تو اس کی مخالفت تعصب پر مبنی بے جا اور دشمنی کے سبب سے تھی۔ دریں صورت ان آیاتِ مبارکہ سے آپ کا استدلال بہر طور صحیح اور درست نہیں ہے۔ اور صاحبِ ''استفسار'' (مولوی ال حسن صاحب) کا جواب علیٰ سبیل التنزل (تنزل کے طور پر) ہے، جیسا کہ ان کی یہ عبارت کہ: ''اس استدلال سے درصورتیکہ صحیح و درست تسلیم کیا جائے اتنا ہی ثابت ہوتا ہے الخ'' اسی بات پر دلالت کرتی ہے، اور صاحب ''استفسار'' کی یہی غرض و مقصود ہے کہ اول تو یہ استدلال صحیح نہیں ہے، اور اگر بالفرض اس کی صحت تسلیم کر بھی لی جائے تو اس سے فقط یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی بشارات میں تحریف نہیں کی گئی، نہ یہ کہ ساری ''بائبل'' کے مجموعہ (عہدِ عتیق و عہدِ جدید) میں کسی جگہ بھی تحریف نہیں کی گئی، اور صاحب ''استفسار'' نے اپنی پوری کتاب میں تحریف کی دھوم مچا رکھی ہے۔

پادری فنڈر صاحب نے کہا کہ: اب آپ یہ بتلائیں! کہ جس انجیل کا ذکر قرآن میں آیا ہے وہ کون سی انجیل تھی؟

شیخ کیرانویؒ: فاضلِ محترم نے فرمایا کہ: کسی قوی یا ضعیف روایت سے اس کی تعیین سمجھ میں نہیں آتی نہ ممکن ہے جو عرض کی جائے کہ وہ ''متی'' کی انجیل تھی، یا ''یوحنا'' کی یا ''مرقس'' کی یا کسی اور کی، اور نہ ہم اس کے پڑھنے پر مأمور ہوئے کہ ہمیں اس کا حال معلوم ہوتا۔ جاری ہے!!

مولانا مفتی عثمان خان بھی داغ مفارقت دے گئے

سید فاروق شاہ مشہدی

مولانا مفتی عثمان ۲۹ دسمبر ۲۰۲۲ء بوقت ایک بجے دن بوجہ ایکسیڈنٹ، سی پیک سے ہوئے جاتے ڈھوڈیال کے قریب شہید ہوگئے۔ اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارنے کے باوجود بھی ان کی وفات کا یقین نہیں آرہا ہے۔ کیونکہ آپ ایک دلکش شخصیت کے مالک اور بڑے اچھے انسان تھے۔ ان کی دوست نوازی اور مہمان نوازی اپنی مثال آپ تھی۔ چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ آپ کا وطیرہ رہا۔ مولانا مفتی عثمان نوجوان عالم دین تھے ان کی جدائی کا سن کر دلی صدمہ ہوا ہے:

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
ایک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

۳۰ دسمبر ۲۰۲۲ء کو بروز جمعۃ المبارک دن گیارہ بجے مفتی عثمان خان شہید کی نماز جنازہ ادا کی گئی ان کو اپنے آبائی گاؤں اہل بٹل میں سپرد خاک کیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ چچا مولانا ناصر محمود نے پڑھائی۔ مفتی عثمان نے دو بھائی اور دو بہنیں اور ۱۵/ماہ کی بیٹی اور ایک بیوہ سوگواران میں چھوڑے۔

آپ کی ولادت ۱۰ مئی ۱۹۸۸ء کو گاؤں اہل میں ایک مذہبی اور متول خاندان مشتاق خان کے ہاں ہوئی۔ مفتی عثمان نے ابتدائی تعلیم مانسہرہ شہر میں واقع سکول مانسہرہ پبلک سکول اور فرنٹیئر پبلک سکول چھتر پلین میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان پرائیویٹ طور پر دیا اور درس نظامی کے حصول کے لئے جامع محمدیہ اسلام آباد اور پھر ملیر کراچی شاخ بنوری ٹاؤن سے استفادہ کرتے ہوئے دورہ حدیث جامعۃ العلوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی سے فراغت حاصل کی۔ تخصص ۲۰۰۹ء تا ۲۰۱۱ء اپنے مادر علمی بنوری ٹاؤن سے کیا۔

مفتی عثمان خان اپنے چچا مولانا ناصر محمود کے مضبوط سہارا تھے۔ مولانا ناصر محمود جمعیت علماء اسلام ضلع مانسہرہ کے جنرل سیکرٹری اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ضلعی مسئول بھی ہیں۔ مفتی ناصر محمود کے ماتحت جماعتی امور اور تمام سرگرمیوں میں مولانا ناصر محمود کے دست و بازو تھے۔ تمام مدارس سے تعلق اور علمائے کرام سے رابطے رکھتے، وفاق المدارس میں داخلے رجسٹریشن اور دوسرے امور کی انجام دہی میں ہمہ وقت مگن رہتے تھے اور چھوٹے مدارس جن کے مالی حالات کمزور ہوتے ان مدارس کی رجسٹریشن فیس اپنے جیب خاص سے بھرتے تو ماتھے پر شکن تک نہ لاتے تھے۔

قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے مفتی عثمان خان کے انتقال پر گہرے دکھ و افسوس کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ کریم نوجوان کی کامل مغفرت فرمائیں۔

محاسبہ قادیانیت جلد ۲۵ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اجمالی فہرست رسائل مشمولہ......محاسبہ قادیانیت جلد ۲۵

☆......	عرض مرتب	مولانا اللہ وسایا	۴
۱......	السیف الیمانی علیٰ المسیح القادیانی (اوّل، دوم)	السید محمد ہارون زنگی پوری	۱۱
۲......	مرزا مسیح دجال کا سربستہ راز/ دجالیت کا واقعہ پرسوز گداز	ملک نظیر احسن بہاری	۱۱۹
۳......	انبیاء علیہم السلام کی شان اور مرزائے قادیان	انجمن سیف الاسلام کوچہ رائمان دہلی	۱۳۷
۴......	اہل اسلام کی فریاد	مولانا محمد حسن فیضی بھین	۱۷۱
۵......	فتنہ دجال	حکیم محمد اسحاق سندیلوی	۱۸۹
۶......	فتنہ مرزائیت	شیخ امیر الدین ملتانی	۲۲۷
۷......	کرشن قادیانی کے فیصلے	مولانا حبیب اللہ امرتسری	۲۴۳
۸......	قادیان کے سر پر یثربی گولہ	جناب احمد یار خان ازمی	۲۵۳
۹......	عقائد مرزا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا افتراء	حکیم محمد دین امرتسری	۲۵۹
۱۰......	تحفہ مرزائیہ	شیخ فرید الحسن حنفی	۲۶۹
۱۱......	دعاء مرزا	// // //	۲۹۷
۱۲......	ہفوات قادیانی	حکیم مولانا قاری محمد عیسیٰ	۳۰۳
۱۳......	دو مسلمانوں کا حلفی بیان بمقدمہ مرزا غلام احمد رئیس قادیان	شاہ محمد جج / احمد علی رام نگر	۳۱۱
۱۴......	مرزا غلام احمد قادیانی کے نام ایک اہل اللہ کا آخری خط	حاجی رحیم بخش	۳۵۱
۱۵......	اسلامی اعلان	سید احسن شاہ مونگیری	۴۰۹
۱۶......	السیف الاعظم علیٰ الدلیل المحکم	مولانا غلام مصطفیٰ سہرامی	۴۲۱
۱۷......	کھینچویں الہام	مستری محمد عبداللطیف افضل گجراتی	۵۰۱
۱۸......	شہادت قرآنی علیٰ کذب کرشن کادیانی	منشی محمد عبداللہ لاہوری	۵۰۷
۱۹......	کیا مرزا قادیانی مسلمان تھا؟	نور محمد میانوی جہلم	۵۳۹
۲۰......	اسلام کی آواز، اسلامی لباس میں مسلمانوں کے مار آستین دشمن	مولانا عبدالکریم مباہلہ	۵۴۷
۲۱......	خفیہ سازش کا انکشاف	// // //	۵۵۳
۲۲......	حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور تحقیق مسئلہ ختم نبوت	مولانا قاری محمد طاہر بن احمد قاسمی	۵۶۵

عرض مرتب

الحمد ﷲ و کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ. امابعد!

لیجئے قارئین گرامی قدر! حق تعالیٰ شانہ کا لاکھوں لاکھ شکر ہے۔ محض اس ذات باری تعالیٰ کے فضل واحسان سے محاسبہ قادیانیت کی پچیسویں جلد حاضر خدمت ہے۔ اس کے محتویات کی تفصیل یہ ہے:

۱/۱۱۳۶...... ''السیف الیمانی علیٰ المسیح القادیانی (حصہ اوّل، دوم)'': مولانا سید ہارون زنگی پوری کی مرتب کردہ ہے۔ اس کے پہلے حصہ میں نزول مسیح اور سیدنا مہدی علیہ الرضوان پر بحث کی ہے۔ دوسرے حصہ میں دو قادیانی رسائل ''النبوۃ فی القرآن'' اور ''النبوۃ فی خیر الامۃ'' کا جواب دیا گیا ہے۔ یہ دونوں حصے ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئے۔ اب ۲۰۲۲ء میں ایک صدی قبل کے تبرکات کو منظرعام پر لانا اﷲتعالیٰ کا ہم پر انعام ہے۔ **الحمد والشکر ﷲ تعالیٰ!**

۲/۱۱۳۷...... ''مرزا مسیح دجال کا سربستہ راز/ دجالیت کا واقعہ پرسوز گداز'': ایک رسالہ کے دو نام ہیں۔ ایک نام سے ہجری سن اشاعت (۱۳۳۷ھ) اور دوسرے نام سے عیسوی سن اشاعت (۱۹۱۹ء) نکلتا ہے۔ اس کے مصنف ملک نظیر احسن بہاری تھے جو پہلے ملعون قادیان کے مرید خاص تھے۔ پھر اس پر لعنت بھیج کر مسلمان ہوگئے۔ ترک قادیانیت اور قبول اسلام کے بعد حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ اثر میں شامل ہوئے۔ آپ نے دو اور کتابیں ''مسیح کاذب'' اور ''تائید ربانی ۱۳۳۱ھ بجواب ہزیمت قادیانی'' بھی تحریر کیں جو ہم احتساب قادیانیت جلد۴۵ ص۲۲۳ تا ص۳۰۴ میں شائع کر چکے ہیں۔ اب یہ تیسرا رسالہ ہے جو محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شائع ہورہا ہے۔ یہ رسالہ ''مرزا مسیح دجال کا سربستہ راز'' پہلے ۱۹۲۳ء میں سراجی پریس کلکتہ سے شائع ہوا۔ ایک سو سال بعد دوبارہ ۲۰۲۲ء میں اس کی اشاعت کی توفیق پر حق تعالیٰ کا شکر وحمد ہم پر واجب ہے۔ **الحمد والشکر ﷲ تعالیٰ!**

۳/۱۱۳۸...... ''انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان اور مرزائے قادیان'': انجمن سیف الاسلام کوچہ رائمان مسجد ایک برج والی دہلی کی طرف سے یہ شائع ہوا۔ تین ٹریکٹ پر مشتمل ہے۔

ٹریکٹ نمبر۱۴: انبیاء کرام کی شان مرزا قادیانی کی نظر میں۔

ٹریکٹ نمبر۱۵: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مرزا قادیانی کا ناپاک حملہ۔

ٹریکٹ نمبر۱۶: امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی توہین۔

تین ٹریکٹوں پر مشتمل یہ رسالہ شامل اشاعت ہے۔ یاد رہے کہ انجمن سیف الاسلام کوچہ رائمان مسجد ایک برج والی دہلی کے پانچ رسائل ٹریکٹ نمبر۱، ۳، ۴، ۵، ۶ محاسبہ قادیانیت جلد۱۳ کے ص۲۷۱ تا ۳۲۰

میں ہم پہلے شائع کر چکے ہیں۔ محاسبہ جلد ۱۳ میں ۵ عدد، محاسبہ جلد ہذا (۲۵) میں ۳ عدد، کل ۸ عدد رسائل انجمن سیف الاسلام دہلی کے محفوظ ہوگئے۔ باقی بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مل جائیں تو فہوالمراد!

۱۱۳۹/۴...... ''اہل اسلام کی فریاد'' (مولانا محمد حسن فیضی بھیں): قادیانی نفس امّارہ حکیم نورالدین (بھیرہ کے نائی) نے ۲۵/ مارچ ۱۸۹۳ء کو ریاض ہند پریس قادیان سے ایک تحریر شائع کی جس پر نورالدین کے علاوہ فضل دین بھیروی قادیانی کا بھی نام تھا، جس میں مسلمانوں کو قادیانی بننے کی دعوت دی گئی تھی۔ ہمارے ممدوح مولانا محمد حسن فیضی نے اس کا جواب دیا جو تین قسطوں میں سراج الاخبار جہلم کی اشاعت ۲۵/ستمبر، ۲ اور ۲۳/اکتوبر ۱۸۹۳ء کی اشاعتوں میں شائع ہوا۔ آپ کا حکیم نورالدین قادیانی کے جواب میں یہ گرانقدر علمی محاکمہ مولانا فیضی مرحوم کی سوانح احوال و آثار فیضی کے ص ۱۹۵ سے ص ۲۱۳ میں بھی شائع ہوا۔ ہم محاسبہ کی جلد ہذا ۲۵ میں اسے محفوظ کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ مولانا فیضی مرحوم کا ملعون قادیان کے لاجواب کرنے کے لئے لکھا گیا قصیدہ مہملہ بھی ہم احتساب قادیانیت کی جلد ۵۹ کے ص ۳۱ سے ۴۶ میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

۱۱۴۰/۵...... ''فتنہ دجال'': اس عنوان پر ندوۃ العلماء لکھنؤ کے استاذ مولانا حکیم محمد اسحاق سندیلوی نے پانچ قسطوں میں ایک مضمون لکھا جو ماہنامہ دارالعلوم دیوبند مئی تا ستمبر ۱۹۶۵ء کی اشاعتوں میں شائع ہوا۔ اس مضمون کو (اپنی معلومات کی حد تک) پہلی بار کتابی شکل میں شائع کرنے کی ہم سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ستاون سال بعد اس کی اشاعت ثانی باعث مسرت ہے۔ یاد رہے کہ آپ کو مولانا محمد اسحاق صدیقی کے نام سے بھی یاد دیا جاتا تھا۔ آپ کے دو رسائل (۱) ''مسئلہ ختم نبوت علم و عقل کی روشنی میں'' (۲) ''آخری نبی'' احتساب قادیانیت جلد ۳۴ میں ہم شائع کر چکے ہیں۔ آخری عمر میں خارجیت کی طرف میلان ہوگیا تھا۔ حق تعالیٰ مغفرت فرمائیں۔

۱۱۴۱/۶...... ''فتنہ مرزائیت'' (مؤلفہ خادم اسلام شیخ امیرالدین ملتانی): ۲۰/اکتوبر ۱۹۲۴ء کو ملتان کے باسی مؤلف نے یہ رسالہ تحریر فرمایا۔ اب ۲۰۲۲ء میں اٹھانوے سال بعد اس کی اشاعت باعث مسرت ہے۔

۱۱۴۲/۷...... ''کرشن قادیانی کے فیصلے'' (مؤلفہ مولانا حبیب اللہ امرتسری): روز بازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر سے پہلی بار شائع ہوا۔ اب دوسری بار اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا کہ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت میں سراسر کذاب تھے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل مولانا حبیب اللہ امرتسری کے بیس رسائل احتساب قادیانیت جلد ۳ جون ۲۰۰۰ء میں ہم شائع کر چکے ہیں۔ اب یہ ان کا اکیسواں رسالہ ہے جو محاسبہ قادیانیت کی جلد ہذا میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۸/۱۱۴۳...... ’’قادیان کے سر پر پیٹر بی گولہ‘‘ (مؤلفہ جناب احمد یار خان رزمی معمار): آپ اکبری منڈی حویلی مصراں لاہور کے رہائشی تھے۔اپنے زمانہ میں قومی شعراء میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔آپ نے پنجابی زبان میں ملعون قادیان کے خلاف یہ نظم لکھی۔ نہ معلوم کتنا عرصہ قبل یہ لکھی گئی۔اب اس کی دوبارہ اشاعت باعث اعزاز ہے۔

۹/۱۱۴۴...... ’’عقائد مرزا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا افتراء‘‘ (شائع کردہ حکیم محمد دین امرتسری): انجمن نصرت السنۃ امرتسر چوک لوہکڈہ کے سیکرٹری جناب حکیم محمد دین صاحب نے اسے مارچ ۱۹۰۳ء مطابق محرم ۱۳۲۱ھ میں شائع کیا۔اب ۲۰۲۲ء میں ایک سوانیس سال بعد یہ دوبارہ شائع ہورہا ہے۔زہے نصیب!

۱۰/۱۱۴۵...... ’’تحفہ مرزائیہ‘‘ (مؤلفہ مولانا شیخ فرید الحسن حنفی مہولی مونگیری):

۱۱/۱۱۴۶...... ’’دعاء مرزا‘‘ 〃 〃 〃 〃 〃:

یہ دونوں رسائل کم وبیش ایک صدی سے بھی قبل ایک ساتھ بازار سٹیم پریس امرتسر سے شائع ہوئے جو ہم دوبارہ شائع کرنے کا اعزاز حاصل کررہے ہیں۔یادرہے کہ مولانا موصوف کا ایک اور رسالہ ’’صاعقہ ربانی برنشان قادیانی‘‘ بھی ہم محاسبہ قادیانیت جلد۱۲ص ۳۴۳ تا ۳۵۰ پر شائع کرچکے ہیں۔الحمد للہ اوّلاً وآخراً! کہ مولانا موصوف کے تین رسائل ہم شائع کرنے کی سعادت حاصل کرچکے ہیں۔

۱۲/۱۱۴۷...... ’’ہفوات قادیانی‘‘ (مولانا قاری حکیم محمد عیسیٰ): آپ مولانا الحاج قطب الدین حسن لکھنوی فرنگی محلّی کے صاحبزادے تھے۔آپ نے ملعون قادیان کے رد میں یہ رسالہ ۲۹؍ربیع الاوّل ۱۳۲۹ھ مطابق ۳۱؍مارچ ۱۹۱۱ء کو تالیف کیا جو مطبع قادری بنارس سے انجمن مشیر المسلمین بنارس نے شائع کیا۔اب ۲۰۲۲ء میں اس کی اشاعت ثانی ایک سوگیارہ سال بعد محض قدرت باری تعالیٰ کا مظہر ہے اور بس۔

۱۳/۱۱۴۸...... ’’دومسلمانوں کا حلفی بیان بمقدمہ مرزاغلام احمد رئیس قادیان‘‘ (جناب شاہ محمد وجناب احمد علی رام نگر): جناب شاہ محمد جج ریاست رام نگر اور جناب احمد علی رام نگر دونوں ریاست جموں کشمیر کے رہنے والے ایک شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے موضع کوٹلہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور (شکرگڑھ حال تحصیل ضلع نارووال نزد سیالکوٹ) گئے۔واپسی پر یکم؍جنوری ۱۸۹۹ء کو براستہ ڈیرہ نانک بٹالہ گئے،رات گزاری۔ان دنوں مرزا قادیانی پر علماء پنجاب وہندوستان کا فتویٰ شدید زیر بحث تھا۔ہر دو حضرات دعائیں کرکے محبت وبغض سے خالی ہوکر قادیان گئے۔ بٹالہ پر تانگہ سے سوار ہوئے اور ملعون قادیان کے حالات سے آگاہی کا دروازہ وا ہوا۔مرزا ملعون قادیان کے رشتہ داروں مرزا امام الدین اور خود ملعون مرزا قادیان اور اس کے حواریوں سے ملے اور پھر ’’دومسلمانوں کا حلفی بیان بمقدمہ مرزاغلام احمد رئیس قادیان‘‘ کے نام

سے یہ مقالہ مرتب کر دیا۔ایک سو چوبیس سال گویا سوا صدی بعد قدرت باری تعالیٰ سے یہ کتاب دوبارہ شائع کرنے کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو سعادت نصیب ہو رہی ہے۔کروڑوں، اربوں دفعہ شکر حق تعالیٰ کا جس نے اس توفیق سے سرفراز فرمایا۔**الحمد والشکر للہ تعالیٰ!**

۱۴/۱۱۴۹...... ''مرزا غلام احمد قادیانی کے نام ایک اہل اللہ کا آخری خط'' (جناب حاجی رحیم بخش): مدرسہ تعلیم القرآن انارکلی لاہور کے ہیڈ ماسٹر حضرت حاجی رحیم بخش صاحب تھے، آپ نے یہ کتاب شائع کی۔خیال ہے کہ حضرت مولانا غلام اللہ صاحب صدیقی قصوری کا یہ مرتب کردہ ہے جو مرزا قادیانی کو دعوت اسلام دینے اور اس کی غلطیوں پر اسے متنبہ کرنے کے لئے تحریر کیا گیا۔البتہ شائع حضرت حاجی رحیم بخش صاحب نے کیا۔ یہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۲۶ء، ۱۹۲۷ء میں مطبع کشمیری انارکلی لاہور سے شائع ہوا۔اوپر مدرسہ تعلیم القرآن انارکلی لاہور کا ذکر ہوا، اس کے ایک اشتہار میں (۱) حاجی رحیم بخش ہیڈ ماسٹر، (۲) مولانا فتح محمد و محمد معظم تاجران و مالکان اسلامی دوکاندار کشمیری بازار لاہور، (۳) مولانا مولوی غلام اللہ صاحب صدیقی قصوری، پروفیسر دینیات چیف کالج لاہور کا ذکر ہے۔اس سے فقیر راقم نے اندازہ کیا کہ یہ خط بھی ملعون مرزا کے نام آپ نے لکھ کر دعوت اسلام دی۔اندازہ ہے والعلم عند اللہ وعلمہ اتم وھو اعلم بحقیقۃ الحال۔ ایک ریٹائرڈ سیشن جج فرید کوٹ لاہور کا نام بھی حاجی رحیم بخش تھا۔ان کی ایک کتاب ''ابن مریم'' ہم احتساب قادیانیت جلد ۵۰ کے ص ۲۴۱ تا ۳۳۸ پر شائع کر چکے ہیں۔نہ معلوم وہ حاجی رحیم بخش مصنف اور اس رسالہ کے شائع کنندہ ایک ہیں یا جدا جدا۔بظاہر دونوں ایک لگتے ہیں۔

۱۵/۱۱۵۰...... ''اسلامی اعلان'' (مؤلفہ سید احسن شاہ مونگیر): مذہب قادیانی کا فوٹو دکھایا گیا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی انتہائی حالت اور ان کے عقائد اور ان کے دعوؤں کا بیان کیا ہے اور وہ محنت جو کفر پر بلانے کی ان کے خاص مرید خواجہ کمال کی حالت کمالی دکھائی گئی ہے جو حسب فرمائش سید احسن شاہ تحصیل دار علی گڑھ مطبع رحمانیہ مونگیر میں چھپا ہوا جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ مطابق مئی ۱۹۱۳ء میں شائع ہوا۔(غالباً)

سید احسن صاحب کا ایک رسالہ ''مسیح قادیان کے حالات کا بیان'' احتساب قادیانیت جلد ۳۶ ص ۳۱۵ تا ۳۲۸ پر پہلے شائع ہو چکا ہے۔

۱۶/۱۱۵۱...... ''السیف الاعظم علی الدلیل المحکم'' (مؤلفہ مولانا غلام مصطفیٰ سہسرامی): کٹک، اڑیسہ، بہار میں عبدالرحیم قادیانی نے ایک رسالہ الدلیل المحکم لکھا جس کا جواب ''السیف الاعظم علی الدلیل المحکم'' کے نام پر حضرت مولانا غلام مصطفیٰ سہسرامی نے تحریر فرمایا۔صفر ۱۳۲۷ھ مطابق مارچ ۱۹۰۹ء کی بات ہے۔

۱۷/۱۱۵۲...... ’’کھینچویں الہام‘‘ (جناب مستری محمد عبداللطیف افضل): گجرات پنجابی زبان کے شاعر مستری محمد عبداللطیف افضل گجراتی نے یہ نظم ۱۳؍مئی ۱۹۳۶ء کو اقبال سٹیم پریس شاہ دولہ گیٹ گجرات نے شائع کی۔ پون صدی بعد اب ۲۰۲۲ء میں دوبارہ شائع ہو رہی ہے۔ یاد رہے کہ موصوف کی چار نظمیں: (۱) کھینچواں نبی، (۲) بشیر پتر، (۳) محکوم مسلم، (۴) بخاری دا ڈنڈا ’’احتساب قادیانیت‘‘ جلد ۳۱ ص ۱۴۷ تا ۱۵۴ پر شائع ہو چکی ہیں۔ پانچویں نظم ’’کھینچویں الہام‘‘ اب شائع ہو رہی ہے۔

۱۸/۱۱۵۳...... ’’شہادت قرآنی علےٰ کذب کرشن کادیانی‘‘ (مؤلفہ منشی محمد عبداللہ لاہوری): لاہور اکبری منڈی کے ذاکر جناب ارشاد علی صاحب کے صاحبزادہ منشی محمد عبداللہ صاحب نے ملعون قادیان کے خلاف یہ کتاب لکھی جس کی تقریظ شیعہ ممتاز رہنما مولانا علی الحائری لاہوری نے تحریر کی۔ (ان کا نام لے کر مرزا قادیانی ان پر تبریٰ بازی کرتا تھا) اس کتاب کے مصنف بھی شیعہ رہنما ہیں۔ اس لئے کہیں کہیں مجھے سنسر سے کام لینا پڑا۔ یہ کتاب ۲۷؍اکتوبر ۱۹۲۵ء کو مسلم پریس کارخانہ بنگلور چھاؤنی میں شائع ہوئی۔ ’’ردقادیانیت‘‘ پر لکھی گئی ہزاروں کتابوں پر اس کی ایک نئی اداء قابل ملاحظہ ہے کہ یہ مرزا قادیانی کا نام کرشن قادیانی اور الٹا لکھتے ہیں۔ مثلاً سطر لکھائی میں چل رہی ہے تو یہ کرشن کادیانی کو لکھ دیں گے۔ اس میں تین چیزیں جدت کو لئے ہوئے ہیں۔ (۱) نام مرزا قادیانی کو ’’کرشن قادیانی‘‘ کر دیا۔ (۲) قادیانی کو ’’کادیانی‘‘ کیا۔ (۳) الٹا لکھا جیسے ’’کرشن کادیانی‘‘ کو لکھا اور پوری کتاب میں اس کا اہتمام کیا۔ گویا مرزا قادیانی کا پہلے منہ کالا کرتا ہے پھر کان پکڑوا کر اس کے حصہ اسفل کے پچھلے ابھار پر جوتے مارتے ہوئے الٹے پاؤں اسے دوڑاتا ہے۔ یہی اس کتاب کا تعارف ہے۔

۱۹/۱۱۵۴...... ’’کیا مرزا قادیانی مسلمان تھا؟‘‘ (نور محمد میانوی جہلم/ عبدالرحیم حامد پوری الٰہ آباد): اخبار اہل حدیث امرتسر مؤرخہ ۲۷؍ربیع الاوّل ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۶؍اکتوبر ۱۹۲۵ء سے دو مضمون لے کر اخبار المسلم بنگلور سے ایک پمفلٹ شائع کیا۔

۲۰/۱۱۵۵...... ’’اسلام کی آواز، اسلامی لباس میں مسلمانوں کے مارآستیں دشمن‘‘ (مولانا عبدالکریم مباہلہ): صدر انجمن مباہلہ بٹالہ کے تحت یہ رسالہ شائع ہوا۔ یاد رہے کہ...... احتساب قادیانیت جلد ۲۷ کے ص ۱۵۳ تا ۳۳۰ پر مولانا عبدالکریم مباہلہ کے چار رسائل، ...... احتساب قادیانیت جلد ۴۶ ص ۵۸۵ تا ۵۹۴ پر ایک رسالہ، ...... احتساب قادیانیت جلد ۵۵ ص ۴۴۱ تا ۴۵۰ پر ایک رسالہ، ...... محاسبہ قادیانیت جلد ۴ ص ۴۵ تا ۶۲ پر ایک رسالہ...... اور اب محاسبہ کی جلد ہذا (۲۵) میں ص ۵۴۷ تا ۵۶۴ پر دو رسائل۔ یوں کل ۹ رسائل اس وقت تک شائع ہو چکے ہیں۔

۱۱۵۶/۲۱...... ’’خفیہ سازش کا انکشاف‘‘ (مولانا عبدالکریم مباہلہ):

۱۱۵۷/۲۲...... ’’حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور تحقیق مسئلہ ختم نبوت‘‘ (مولانا قاری طاہر بن مولانا احمد قاسمی): ۲۲رصفر ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۲رستمبر ۱۹۲۵ء کو دارالعلوم کے دفتر القاسم سے ’’بسلسلہ اشاعت ہنگامی‘‘ کے عنوان پر ایک ورقہ شائع ہوا۔ غرض یہ کہ محاسبہ قادیانیت کی جلد ۲۵ میں:

۱...... السید محمد ہارون زنگی پوری	کا	۱	رسالہ
۲...... ملک نظیراحسن بہاری	کا	۱	رسالہ
۳...... انجمن سیف الاسلام کوچہ رائمان دہلی	کا	۱	رسالہ
۴...... مولانا محمد حسن فیضی بھیں	کا	۱	رسالہ
۵...... حکیم محمد اسحاق سندیلوی	کا	۱	رسالہ
۶...... شیخ امیرالدین ملتانی	کا	۱	رسالہ
۷...... مولانا حبیب اللہ امرتسری	کا	۱	رسالہ
۸...... جناب احمد یار خان ازمی	کا	۱	رسالہ
۹...... حکیم محمد دین امرتسری	کا	۱	رسالہ
۱۰...... شیخ فریدالحسن حنفی	کے	۲	رسائل
۱۱...... حکیم مولانا قاری محمد عیسیٰ	کا	۱	رسالہ
۱۲...... شاہ محمد جج ریاست رام نگر/ احمد علی رام نگر	کا	۱	رسالہ
۱۳...... حاجی رحیم بخش	کا	۱	رسالہ
۱۴...... سید احسن شاہ مونگیری	کا	۱	رسالہ
۱۵...... مولانا غلام مصطفےٰ سہسرامی	کا	۱	رسالہ
۱۶...... مستری محمد عبداللطیف افضل گجراتی	کا	۱	رسالہ
۱۷...... منشی محمد عبداللہ لاہوری	کا	۱	رسالہ
۱۸...... نور محمد میانوی جہلم	کا	۱	رسالہ
۱۹...... مولانا عبدالکریم مباہلہ	کے	۲	رسائل
۲۰...... مولانا قاری محمد طاہر بن مولانا احمد قاسمی	کا	۱	رسالہ
گویا بیس حضرات کے	کل	۲۲	رسائل

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔ اللہ رب العزت قبول فرمائیں!

الحمدللہ!

(۱) احتساب قادیانیت کی ساٹھ جلدوں میں کل شائع شدہ کتب ورسائل: ۷۷۶

(۲) محاسبہ قادیانیت کی چوبیس جلدوں میں کل شائع شدہ کتب ورسائل: ۳۸۱

....

کل کتب ورسائل: ۱۱۵۷

(۳) احتساب قادیانیت ساٹھ جلدوں میں تکرار کے حذف کے بعد تعداد مصنّفین: ۳۴۶

(۴) محاسبہ قادیانیت پچیس جلدوں میں تکرار کے حذف کے بعد تعداد مصنّفین: ۱۸۴

....

تعداد کل مصنّفین: ۵۳۰

گویا اب تک احتساب قادیانیت ساٹھ جلدیں اور محاسبہ قادیانیت ۲۵ جلدیں کل ۸۵ جلدوں میں ۵۳۰ مصنّفین کے کل قدیم ونایاب ۱۱۵۷ کتب ورسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ الحمدللہ!

پیرطریقت مولانا سید لیاقت علی شاہ کا کراچی میں وصال

۲۷؍جنوری ۲۰۲۳ء بروز جمعہ جامعہ درویشیہ کراچی کے بانی، نامور عالم دین اور مذہبی رہنما، پیرطریقت حضرت مولانا سید لیاقت علی شاہ کراچی میں وصال فرماگئے۔ مرحوم پیرطریقت حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی کے خلیفہ مجاز اور نامور پیرطریقت تھے، اس وقت نقشبندی سلسلہ کے معروف صوفیاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ بہت ہی منکسرالمزاج عاشق رسول ﷺ تھے۔ ان کے ایک ایک وصف سے آل رسول ﷺ کی نسبت جھلکتی تھی۔ حق تعالیٰ حضرت مرحوم کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے سرفراز فرمائیں اور حضرت مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کراچی میں تمام کاموں کی آپ سرپرستی فرماتے تھے اور غائبانہ اپنی دعاؤں سے نوازتے تھے۔ ان کی وفات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے بھی ایک سانحہ ہے۔ رحمت حق ان کی تربت پر سایہ فگن ہو۔ آمین!

مولانا ابوبکر عبداللہ جام پوری کو صدمہ

ہمارے مخدوم، یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالحئی جام پوری کی اہلیہ، ہمارے مخدوم زادہ مولانا ابوبکر عبداللہ جام پوری کی والدہ محترمہ بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ ۲۹؍جنوری ۲۰۲۳ء کو مرحومہ کی نماز جنازہ ان کے صاحبزادہ مولانا ابوبکر عبداللہ کی امامت میں ادا کی گئی اور پھر انہیں رحمت حق کے سپرد کردیا گیا۔ حق تعالیٰ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ عالمی مجلس جملہ پسماندگان کے غم میں برابر کی شریک اور دعاء گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔

ذلتوں کی فہرست

ملا محمد بخش قادری

ملعون قادیان نے ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کے اشتہار میں مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولانا محمد حسین تبتیؒ اور ملا محمد بخش قادری لاہوریؒ کے خلاف پیش گوئی کی کہ: ''تیرہ ماہ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء تا ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء کے عرصہ میں جو کاذب ہے وہ ذلیل ہوگا...... اگر میں جھوٹا ہوں تو فیصلہ ان کے حق میں ہوگا۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳، ص۶۱) اب اس اشتہار کے مطابق ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے پیش گوئی کی مدت کا آغاز ہونا تھا۔ ملعون قادیان کے کذب کو حق تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر ایسے واشگاف کیا کہ اس دن سے ملعون قادیان پر ذلتوں کی مار پڑنا شروع ہوگئی۔ ملعون قادیان کے فریق مقابل کے ملا محمد بخش قادری لاہوری نے اپنے رسالہ ''صداقت محمدیہ'' میں ملعون قادیان پر ۱۰۰ ذلتوں کی فہرست اس زمانہ میں شائع کی۔ وہ فہرست یہاں ملاحظہ فرمائیں!

مکمل رسالہ محاسبہ قادیانیت کی ج ۲۶ میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

مرزا کی پیش گوئی مؤرخہ ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء کے مطابق فریق کاذب کو ذلت پہنچنی مقصود تھی اور مفصلہ ذیل ذلتیں مرزا کو ہی پہنچی ہیں جن سے مرزا ہرگز انکار نہیں کرسکتا۔ پس نتیجہ ظاہر ہے کہ مرزا اپنی پیش گوئی کے مطابق آپ ہی ذلیل ہوکر کاذب دجال اور ظالم بنا۔

۱...... پیش گوئی ہی ایسی کی کہ اسی پیش گوئی کی بنا پر مرزا کا خود ہی فوجداری مقدمہ کی لپیٹ میں آنا۔

۲...... چوں کہ ۱۵ر دسمبر ۱۸۹۸ء سے پیش گوئی کی میعاد شروع ہونی تھی قدرت ایزدی سے اسی روز عدالت میں مرزا کا ملزم بن کر جانا۔

۳...... دوران مقدمہ میں مرزا کا بحیثیت ملزم کبھی دھاریوال، کبھی پٹھانکوٹ اور کبھی گورداسپور میں طلب ہونا۔

۴...... مرزا کا حسبنا اللہ ونعم الوکیل سے روگردان ہوکر دنیاوی وکلاء کی منت وخوشامد کرنا اور پھر کچھ نہ بننا اور ناکام لوٹنا۔

۵...... مقدمہ کا حسب منشاء فریق مخالف انفصال پانا۔

۶...... اختتام مقدمہ پر عدالت کے باہر ایک نوجوان جنٹلمین کا مرزا کو للکار کر کہنا کہ کیوں مرزا اب بھی آئندہ شرم کروگے یا نہیں۔

۷...... مقدمہ میں سینکڑوں کا زیر بار ہونا اور پھر کچھ نہ بننا۔

۸،۹...... مرزا کا عدالت میں اپنے ہاتھ سے آپ ہی اقرار نامہ لکھ دینا کہ آئندہ میں ایسی پیش گوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے معنی یہ ہوں یا ایسے معنی کرنے خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان کو) ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

۱۰...... میں ایسی پیش گوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (یعنی ہندو) ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

۱۱...... میں ایسی پیش گوئی کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (یعنی عیسائی کو) ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

۱۲...... میں ایسی پیش گوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (علاوہ مسلمان ہندو اور عیسائی کے خواہ وہ کسی فرقہ کا ہو) ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

۱۳...... میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان کو) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

۱۴...... میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (یعنی ہندو کو) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

۱۵...... میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (یعنی عیسائی کو) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

۱۶...... میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (علاوہ مسلمان ہندو اور عیسائی کے خواہ وہ کسی فرقہ کا ہو) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

۱۷...... میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا منشاء ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یعنی مسلمان ہو) ذلت اٹھائے گا یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

۱۸...... میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا منشاء ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یعنی ہندو ہو) ذلت اٹھائے گا یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

۱۹...... میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا منشاء ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یعنی عیسائی ہو) ذلت اٹھائے گا یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

۲۰...... میں اس امر سے بھی باز رہوں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ استعمال کروں۔

۲۱...... میں اس امر سے بھی باز رہوں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین کے کسی دوست کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ استعمال کروں۔

۲۲...... میں کوئی ایسی تحریر یا تصویر نہ شائع کروں گا جس سے مولوی ابوسعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو درد پہنچے۔

۲۳...... میں اس امر سے بھی باز رہوں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین کے کسی پیرو کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ استعمال کروں۔

۲۴...... میں اقرار کرتا ہوں کہ مولوی ابوسعید محمد حسین کی ذات کی نسبت کوئی لفظ مثل دجال، کافر، کاذب نہ لکھوں گا۔

۲۵...... میں اقرار کرتا ہوں کہ مولوی ابوسعید محمد حسین کے کسی دوست کی نسبت کوئی لفظ مثل دجال، کافر، کاذب، بطالوی نہ لکھوں گا۔

۲۶...... میں اقرار کرتا ہوں کہ مولوی ابوسعید محمد حسین کے کسی پیرو کی نسبت کوئی لفظ مثل دجال، کافر، کاذب نہیں لکھوں گا۔

۲۷...... میں مولوی ابوسعید محمد حسین کی پرائیویٹ زندگی کی نسبت کچھ شائع نہ کروں گا جس سے ان کو تکلیف پہنچنے کا عقلاً احتمال ہو۔

۲۸...... میں مولوی ابوسعید محمد حسین کے خاندانی تعلقات کی نسبت کچھ شائع نہ کروں گا جس سے ان کو تکلیف پہنچنے کا عقلاً احتمال ہو۔

۲۹...... میں اس بات سے بھی پرہیز کروں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو اس امر کے مقابلہ کے لئے بلاؤں کہ وہ خدا کے پاس مباہلہ کی درخواست کریں تا کہ وہ ظاہر کرے کہ فلاں مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

۳۰...... میں مولوی ابوسعید محمد حسین کو کسی شخص کی نسبت کوئی پیش گوئی کرنے کے لئے نہ بلاؤں گا۔

۳۱...... میں مولوی ابوسعید محمد حسین کے کسی دوست کو کسی شخص کی نسبت کوئی پیش گوئی کرنے کے لئے نہ بلاؤں گا۔

۳۲...... میں مولوی ابوسعید محمد حسین کے کسی پیرو کو کسی شخص کی نسبت کوئی پیش گوئی کرنے کے لئے نہ بلاؤں گا۔

۳۳...... جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے میں تمام اشخاص کو جن پر میرا کچھ اثر یا اختیار ہے ترغیب دوں گا کہ وہ بھی بجائے خود اسی طریق پر عمل کریں جس طریق پر کاربند ہونے کا میں نے اقرار کیا ہے۔

۳۴...... آخرالامر مقدمہ میں مرزا کا رہا ہونا (نہ کہ بری)

۳۵...... گوڑگانون میں مرزا کے برخلاف مقدمہ کا دائر ہونا۔

۳۶...... گوڑگانون والے مقدمہ میں سینکڑوں زیر بار ہونا اور ہزار لجاجت منت وخوشامد سے وکلاء کو وہاں بھیجنا۔

۳۷...... عدالت گوڑگانون میں مرزا کا اپنی کتابوں رسالوں اور اشتہاروں کے برخلاف اپنے بچاؤ کی خاطر یہ جھوٹ لکھانا کہ یسوع کو مسیح علیہ السلام سے کیا تعلق یعنی یسوع اور مسیح دو علیحدہ علیحدہ آدمی ہیں۔

۳۸...... اخبار عام میں منشی امام الدین صاحب پراچہ ساکن لاہور محلّہ پیر گیلانیاں کا علانیہ پبلک میں یسوع اور مسیح کو ایک ہی شخص مرزا کی ہی کتابوں وغیرہ سے ثابت کر کے مرزا کو ایسا ذلیل کرنا کہ مرزا سے آج تک کچھ جواب نہ بن سکا۔

۳۹...... مرزا کا اگست ۱۸۹۹ء میں ایک کتاب بنام ستارۂ قیصریہ اس امید پر کہ میں کسی نوازش آمیز کلمہ سے یاد کیا جاؤں ملکہ معظّمہ دام اقبالہا کی خدمت میں روانہ کرنا۔ مگر وہاں کسی نے پوچھا ہی نہیں کہ یہ کون شخص ہے۔ کیا یہ مرزا کے لئے کم ذلت ہے۔

۴۰...... ڈاکٹر بورنجان صاحب کے خلف الرشید کو مرزا کا کہنا کہ تمہارے لئے خاص طور پر دعا کی گئی ہے کہ تم امتحان بی.اے میں پاس ہو جاؤ گے۔ مگر وہ فیل ہو گیا۔ کیا مرزا کے لئے یہ کم ذلت ہے۔

۴۱...... مرزا کا گورنمنٹ کی خدمت میں میموریل مؤرخہ ۲۷ر ستمبر ۱۸۹۹ء اور ۲۳ر اکتوبر ۱۸۹۹ء روانہ کرنا اور وہاں وہ ردی کے ٹوکروں میں ڈال دیئے جانا اور وہاں سے ایک کا جواب بھی نہ آنا۔ کیا مرزا کی اس میں سبکی نہیں اور کیا یہ کم ذلت ہے۔

۴۲...... کیا فلاسفر کا قصہ مرزا کے لئے کم ذلت ہے جس کو قادیان کا بچہ بچہ جانتا ہے۔

۴۳...... ملتان کی طرف سے ایک سید کا آنا اور ایک میراثی کا اس سے ایک مقدمہ پر دست بگریبان ہونا اور

مرزا کا جان بوجھ کر اس معاملہ میں چشم پوشی کرنا اور راز کا ظاہر ہونا۔ کیا یہ مرزا کے لئے کم ذلت ہے۔

۴۴...... مرزائی جماعت کے واعظ مولوی غلام محی الدین کا مرزائی عقائد سے توبہ کر کے سچا مسلمان ہو جانا۔

۴۵...... اخبار جامع العلوم مراد آباد میں مرزا کی ذلت۔

۴۶...... اخبار نیر اعظم مراد آباد میں مرزا کی ذلت۔

۴۷...... اخبار اودھ لکھنؤ میں مرزا کی ذلت۔

۴۸...... اخبار اودھ پنچ میں مرزا کی ذلت۔

۴۹...... اخبار پنچ بہادر بمبئی میں مرزا کی ذلت۔

۵۰...... کشف الاخبار بمبئی میں مرزا کی ذلت۔

۵۱...... جھنگین اخبار سکھر میں مرزا کی ذلت۔

۵۲...... اخبار عام میں مرزا کی ذلت۔

۵۳...... اخبار پاؤنیر میں مرزا کی ذلت۔

۵۴...... کلمہ فضل رحمانی میں ان خطوں کا شائع ہونا جو خفیہ ہی خفیہ مرزا نے اس عورت کی نسبت ادھر ادھر لکھے جس کی بابت الہام کیا تھا کہ خدا نے کہا ہے کہ تیرے نکاح میں آ گئی بلکہ خدا نے آسمان پر نکاح بھی مرزا کے ساتھ باندھ دیا تھا اور اب وہ دوسرے شخص کے گھر آباد ہے۔

۵۵...... مرزا کی مختصر سی جماعت کو جو سرینگر میں مسیح کی قبر تلاش کرنے گئی زدوکوب۔

۵۶...... جناب رسالدار بہادر وردی میجر امیر شاہ صاحب درباری لاٹ صاحب بہادر کی کتاب ’’خلاف بیانی جماعت قادیانی‘‘ میں مرزا کی ذلت۔

۵۷...... مرہم عیسیٰ کا لاہور کے ڈپٹی کمشنر بہادر کے حکم سے بند ہونا اور اس کی نسبت شائع شدہ اشتہارات کا درودیوار سے اتروایا جانا۔

۵۸...... کتاب بنام ’’دو مسلمانوں کا حلفی بیان‘‘ میں مرزا کی ذلت۔

۵۹...... وزیر آباد میں مرزائیوں کا مسجد سے نکالا جانا۔

۶۰...... جناب منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کا مرزا سے قطع تعلق۔

۶۱...... جناب ڈپٹی فتح علی صاحب کا مرزا سے قطع تعلق۔

۶۲...... جناب عبدالحق صاحب اکونٹنٹ پنشنر کا مرزا سے قطع تعلق۔

۶۳...... جناب حافظ محمد یوسف صاحب کا مرزا سے قطع تعلق۔

۶۴...... ملک افریقہ میں ڈاکٹر رحمت علی مرزائی کا ایک مولوی صاحب ساکن چھچھ ہزارہ سے ۱۳ شعبان ۱۳۱۷ھ، ۱۸؍دسمبر ۱۸۹۹ء کو مباہلہ کرنا اور ۱۴؍شعبان کو ڈاکٹر مذکور کے گھر لڑکا پیدا ہونے پر مرزائی پارٹی کا خوش ہونا کہ ہم مباہلہ میں کامیاب ہوئے ہیں اور ڈاکٹر صاحب کا اس خوشی میں تین سو روپیہ خرچ کرنا مگر ۱۵؍شعبان کو اس لڑکے کا فوت ہونا اور مرزائی جماعت کا مع ڈاکٹر صاحب کے مباہلہ کا اثر محسوس کر کے خاموش ہونا۔ کیا یہ مرزا کے لئے کم ذلت ہے۔

۶۵...... جلسہ الوداعی پر لجاجت سے چندہ مانگنا اور مریدوں کا نہ دینا۔

۶۶...... جون ۱۸۹۹ء میں مرزا کے لڑکا پیدا ہوتے ہی وبائی قحط کو ساتھ لیتا آیا۔

۶۷...... مرزا کا اپنے لڑکے کا عقیقہ اتوار کو مقرر کرنا اور پھر خواب غفلت میں مریدوں سمیت ایسا سونا کہ جاگنے پر کچھ نہ بن سکنا اور تاریخ عقیقہ کی خلاف شرع محمدی کے بدل کر سب لوگوں میں ذلیل ہونا اور اتوار کے روز سب مریدوں کا بھوکا مرنا۔

۶۸...... محمد حسین امروہی کا مرزا سے قطع تعلق۔

۶۹...... غلام قادر فصیح سیالکوٹی کا مرزا سے قطع تعلق۔

۷۰...... کتاب ''خیالات قاسمی'' کے شائع ہونے سے مرزا کی ذلت۔

۷۱...... عنایت اللہ مدرس کا مرزائی عقائد سے توبہ کرنا۔

۷۲...... حبیب اللہ (واعظ) مرزائی عقائد سے توبہ کرنا۔

۷۳...... سیالکوٹی مرزائیوں کو مباحثہ میں شکست۔

۷۴...... مرزا کے عقائد کے خلاف مولوی عبداللہ چکڑالوی کا مسجد چینیاں لاہور وعظ کرنا اور مرزا کے عقائد کو عقائد کفار ثابت کرنا۔

۷۵...... سید سرور شاہ مرزائی مدرس جامع مسجد ایبٹ آباد کا مولوی نور محمد واعظ سے مباحثہ کرنے کے بعد مرزائی عقائد سے توبہ کرنا۔

۷۶...... پٹیالہ میں مرزائیوں کو مباحثہ میں شکست۔

۷۷...... فیروز پور سے ایک مرزائی مدرس کا مدرسہ سے نکالا جانا۔

۷۸...... امام الدین پیشوائے لال بیگاں کی کتاب ''گل شگفتہ'' میں مرزا کی ذلت۔

۷۹...... راولپنڈی کے اسلامیہ سکول سے دو مرزائی مدرسوں کا نکالا جانا۔

۸۰...... لدھیانہ میں مرزائیوں کو مباحثہ میں شکست۔

۸۱...... رسالہ ’’درۂ محمدی‘‘ میں مرزا کی ذلت۔

۸۲...... قاضی عبدالاحد ساکن راولپنڈی کی کتاب ’’سیف المسلول‘‘ میں مرزا کی ڈبل ذلت۔

۸۳...... رسالہ ’’درۂ اسلام لاہور‘‘ میں مرزا کی ذلت۔

۸۴...... امرتسر میں مرزائیوں کو مساجد میں جانے کی ممانعت۔

۸۵...... انجمن حمایت اسلام میں مرزا کے لیکچر وغیرہ کی ممانعت۔

۸۶...... کتاب تائیدالاسلام میں مرزا کی ذلت۔

۸۷...... کتاب شمس الہدایہ میں مرزا کی ذلت۔

۸۸...... منشی امام الدین کا لیکھرام کی نسبت مرزا کی پیش گوئی اخبار عام میں غلط ثابت کرنا۔

۸۹...... خاکی شاہ کا جو پہلے مرزا کی طرف سے واعظ تھا مسجد وزیر خان میں مرزائی عقائد کے خلاف وعظ اور مرزا کے چشم دید حالات اور خفیہ کارروائیوں پر عام پبلک کو اطلاع کرنا اور مرزا کی ذلت۔

۹۰...... مدراس میں مرزائیوں کا مرزا کی مریدی سے انحراف۔

۹۱...... راولپنڈی کے گمنام بزرگ کی مرزا کے بدعقائد پر تقریر۔

۹۲...... مولوی عبدالحق صاحب کے اشتہار میں مرزا کی ذلت۔

۹۳...... اخبار عام میں مولوی ثناءاللہ امرتسری کا مضمون اس میں مرزا کی ذلت۔

۹۴...... عبدالسبحان مرزائی کا بوقت انتقال مرزا کے عقائد سے تائب ہونا۔

۹۵...... راولپنڈی کے مولوی ہدایت اللہ صاحب کا ’’رسالہ رفع الالتباس بین الناس‘‘ اور کئی اشتہاروں میں مرزا کی ذلت۔

۹۶...... ڈاکٹر اسماعیل کا علماء سے مرزا کے لئے فتویٰ کفر کا لکھوانا۔

۹۷...... مرزا کی ایک سطر سے کم فارسی عبارت میں تین غلطیوں کا پایا جانا۔

۹۸...... مرزا کی عربی عبارت میں سینکڑوں غلطیوں کا پایا جانا اوران کے اظہار سے مرزا کی ذلت۔

۹۹...... ہر چند مرزا نے اپنی جانب سے کوشش کی کہ ملا محمد بخش کو اس مقدمہ میں بلوائے جس میں مرزا زیر دفعہ (۱۰۷) ملزم بنا تھا۔مگر وہ اس ارادہ میں ناکامیاب رہا۔

۱۰۰...... مرزا کے محمد امام الدین ساکن علاقہ منٹگمری مصنف ’’فاتح الکتاب المبین‘‘ کے ساتھ خط وکتابت اور آخرالامر مرزا کی اس سے شکست اور گریز۔

(ماخوذ صداقت محمدیہ مندرجہ محاسبہ قادیانیت جلد ۲۶ ص ۱۲۶ تا ۱۳۴)

نقل خط مرزا امام الدین

مولوی ظہیرالدین سیالکوٹی

آج ہم مرزا امام الدین مولائی ہدایت کنندہ قوم لال بیگیاں (جو مرزا غلام احمد کادیانی کے بھائی ہیں) کا خط جو انہوں نے ملا جعفر زٹلی کو لکھا تھا نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی کے دعاوی متعلقہ طاعون کہاں تک درست نکلے۔ وھو ھذا!

’’میاں محمد بخش صاحب! بعد شوق ملاقات کے آپ کو معلوم ہو کہ قادیان جسے دارالامان کہا جاتا تھا۔ افسوس ہے کہ مسیح کاذب ومہدی غاصب کی شامت اعمال وتکذیب دعاوی کے لئے دارالزیان بن گیا۔ چنانچہ تفصیل اس مقال کی بدیں طور ہے کہ پہلے آپ نے تحریر کیا کہ قادیان کے اردگرد بارہ کوس تک وبائے طاعون نہ پھیلے گی۔ لیکن کمبخت طاعون جب اردگرد کے دیہات میں اپنا کام کرنے لگ پڑی تو آپ نے دیگر پہلو بدلا کہ تین میل میں قادیان کے گرد نہ ہوگی اور قادیان میں تو ہرگز ہرگز نہ ہوگی۔ مگر جب معلوم کیا کہ یہ وباء تو لگاتار میرے دعوے کی تکذیب کرتی جاتی ہے اور قادیان میں بھی اپنا علم ظاہر کرنے سے باز نہیں آتی اور مجھ کو عالم میں بدنام اور رسوا کر رہی ہے تو آپ کو سوائے اس کے کوئی تدبیر نہ سوجھی کہ اس میدان کو وسعت دی جائے اور ایسی تدبیر کی جائے کہ معترضین کو بھی جائے اعتراض نہ ہو اور کام بھی چل پڑے۔ چنانچہ کشتی نوح میں آپ نے یہ رنگ بدلا کہ جو لوگ تیرے گھر کی چاردیواری میں داخل ہوں گے ان پر طاعون نہ ہوگا اور تیری تعلیم پر عمل کریں گے اور تیرے مریدوں کو کبھی بھی نہ ہوگی۔ لیکن سارا جہان اندھا نہیں۔ کل دنیا بیوقوف نہیں۔ طاعون نے تو اپنے متواتر حملوں سے ثابت کر دیا کہ اس کی کوئی بات قابل اعتبار نہیں اور اس میں اس کو کبھی بھی ایک بات پر قائم نہیں رہنے دوں گی۔ ہمیشہ اس کی تحریر کو الٹ پلٹ کرتی رہوں گی۔ چنانچہ عرصہ ایک ماہ میں ہی قریب پچھتر اشخاص کو اپنے دست غضب سے طمانچہ مار کر بحر نیستی میں جا پھینکا۔ لیکن طرّہ تو یہ کیا کہ مریدوں پر بھی دست شفقت پھیر دیا اور گھر کی چاردیواری کے رہنے والوں پر بھی رحم نہ کیا۔ چنانچہ تفصیل اس کی اس طرح پر ہے۔

تفصیل مریدان جو قادیان میں مرض طاعون سے روانہ ملک عدم ہوئے

(۱) مرید بڈھا تیلی کالڑکا ہلکاسی اور والدہ اس کی مرض طاعون سے مری، (۲) عیدا گلگو مرید خاص

مرض طاعون سے مرا، (۳) اور والدہ اپنی کو بھی اپنے ساتھ اس مرض میں لے گیا، (۴) غلام قادر قریشی مرید کی عورت، (۵) ستا آرائیں مرید کے دولڑکے نوعمر، (۶) چھنڈو آرائیں مرید کی عورت، (۷) حامد آرائیں۔ یہ سب مرید قادیان کے رہنے والے تھے جو اس مرض سے مرے اور جو شخص گھر کی چاردیواری میں رہتا تھا اور اس وقت کا نوکر تھا۔ جب کہ نہ غلام احمد تھا نہ ملہم، نہ مجدد، نہ مہدی، نہ موعود فقط سندھی بیگ تھا۔ چنانچہ اس کے مرنے کی جو بری گت ہوئی۔ وہ ناظرین کی عبرت کے واسطے مختصر طور پر ظاہر کر دیتے ہیں۔ جس پر سنگ دل سے سنگ دل کو بھی رحم آ جائے اور ان کم بختوں کی بے رحمی کا اور جلادی کا پتہ لگ جائے۔ (۸) واضح ہو کہ یہ نج کا نوکر جس کا نام پیراں دتہ تھا۔ عرصہ ستائیس اٹھائیس سال سے ان کے ہاں ملازم تھا اور غلام احمد کی چہیتی بیوی مسماۃ نصرت جہاں آرا بیگم کا دھرم کا بھائی مشہور تھا۔ اسی واسطے اس کے لڑکے پیراں دتہ کو ماموں ماموں کہا کرتے تھے اور پیراں دتہ اس لقب سے بہت خوش رہا کرتا تھا:

یار جس سے خوش رہے مجھ کو وہ آئیں چاہئے
اس سوا طالب نہ ہوں دنیا کانسے دین چاہئے

لیکن چوں کہ طاعون کو چاردیواری میں بھی دخل کرنا تھا اور اس کے دعویٰ کو باطل کرنا تھا۔ اس لئے اس کی نظر اسی بیچارے ماموں پیراں دتہ پر پڑ گئی۔ چنانچہ اس پر اپنا دست شفقت پھیرا۔ جب پیراں دتہ پر آثار طاعون نمودار ہوئے تو اسی وقت اس کم بخت بے نصیب کو دو مزدوروں کو کہہ کر خانہ بدر کر دیا۔ چنانچہ مزدور کشاں کشاں بے چارہ بدنصیب پیراں دتہ کو شہر سے اس طرح لئے جاتے تھے جیسے چوہڑے (مہتر) کسی مردار جانور کو گھسیٹ کر لے جاتے ہیں اور وہ زبان حال سے کہہ رہا تھا:

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آتے ہیں لیکن　　بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچہ سے ہم نکلے

خیر پھر قادیان سے باہر ایک بٹھہ پر اسے ڈال دیا تا کہ سردی سے اس کی جان جلد نکل جاوے۔ وہ بیچارہ تمام رات ایک تاریک مکان شکستہ میں جو بٹھہ پر تھا پڑا ہائے ہائے اور وائے وائے کرتا رہا اور پانی مانگتا رہا۔ لیکن کوئی پاس ہوتا تو اسے پانی دیتا یا اس کی خبر...... جب غریب بے کس اس عذاب کو نہ سنبھال سکا تو اپنی جان حوالہ جان بخش کے کی اور قید حیات سے رہائی پا کر عذاب الیم سے چھوٹا تو دم صبح ایک گڑھا سا کھود کر اس کو انہیں کپڑوں میں جو اس کے جسم پر تھے، دفن کر دیا اور اوپر مٹی ڈال دی، نہ غسل، نہ جنازہ، نہ تجہیز، نہ تکفین، نہ فاتحہ، نہ چہلم کچھ بھی نہ ہوا۔

افسوس تو یہ کہ نہ تو ہمشیرہ (نصرت جہاں بیگم) نے مدد دی نہ بہنوئی (مرزا قادیانی) کو رحم آیا، نہ

بھانجے (مرزا قادیانی کے لڑکے) ہی کام آئے۔ چنانچہ اس کی نعش زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی تھی کہ:

یا وفا خود نبود در عالم   یا مگر کسے دریں زمانہ نکرد

اگرچہ بہت ہی خلاف تہذیب باتیں ہیں لیکن ایک بات جو حافظ محمد الدین کلانوری نے شائع کی ہے وہ ایسی ہے کہ شریف انسان کے دل کو تو لرزہ دے دیتی ہے۔ چنانچہ اشعار پنجابی کے بطور نمونہ درج ہیں۔

اشعار

سنیا میں جو دسدا سی اک خاص مرید پیارا
دن راتیں وچ خدمت اس دے حاضر رہے بیچارہ
اپنی عورت نوں چا اس دا خاص مرید بنایا
بہت جمیلہ سی رن اس دی اس وچ شک نہ آیا
ولی مجدد پیغمبر نوں حسن اوہدا دس آیا
دیکھدیاں ہی گھائل ہویا عشق دلے وچ وہایا
مرزے تائیں اوہ رخ اس دا جسدم نظری آیا
اوہ قربان گیا یک باریں سب کجھ دلوں بھلایا
نال شتابی اس دے تائیں سینے ہتھ لگایا
اوپر اک رخسارے اس دے ڈا ڈا ڈنگ چلایا
کتے وانگوں بوٹی توڑی شرم حیا نہ آیا

ارے او سن رسول قادیانی   لعین وبے حیا شیطان ثانی
شرم کچھ تجھ کو نہیں ہے اے لعین   ہوگیا ہے بے حیا تو بالیقین
ہوش کر اے بے حیا ہوشیار ہو   کر ذرا انصاف نہ مردود ہو
کیسا تو نے یہ ستم کس پر کیا   توڑ کر رخسار اس کا کھا لیا

سچ بات تو یہ ہے کہ ''الدنیا زور لا یحصل الا بالزور'' جب مرزا غلام احمد کادیانی کا اس حدیث پر عمل ہوا تو دنیا پر اسے اختیار کلی حاصل ہونا اور دولت دنیا اسے نصیب ہوئی۔ ورنہ کیسا مجدد اور کیسا ملہم؟ کہاں کا مہدی اور کہاں کا رسول؟ یہ تو احمقوں کے پھنسانے کو جال ہے:

چو احمق در جہاں باقی است بے زر کس نمے ماند رقیمہ مولائی امام مرزا امام الدین از قادیان

(۳۰؍دسمبر ۱۹۰۲ء، اخبار جعفر زٹلی ...... ماخوذ دجل دجال مندرجہ محاسبہ قادیانیت ج۲۷، ص)

مجلس نے امت کو کیا کیا دیا

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

جامعہ خیرالمدارس ملتان کے استاذ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد عابد مدظلہ نے فرمایا کہ ایک پمفلٹ ایسا مرتب کریں جس کا عنوان ہو کہ:''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے امت کو کیا دیا''عرض خدمت ہے:

اتحاد بین المسلمین

مجلس نے امت کو سب سے پہلا تحفہ اتحاد بین المسلمین کا دیا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد اسلامیان پاکستان افتراق وانتشار کا شکار ہو چکے تھے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رہنما حضرت امیر شریعت کے حکم پر مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری، مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی اور بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین جمعیت علماء پاکستان کے بانی رہنما مولانا سید ابوالحسنات قادری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت قادیانی ملک وملت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ آپ سواد اعظم کے نمائندہ اور راہنما ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے متحدہ اور متفقہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ باہمی گفت وشنید کے بعد مولانا ابوالحسنات قادری بدل وجان آمادہ ہوگئے۔ آپ کی آمادگی کے بعد پھر برکت علی ہال لاہور میں چاروں مکاتب فکر کا مشترکہ کنونشن بلایا گیا۔ جس میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل ہوئی۔ جس کے صدر مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادریؒ اور جنرل سیکرٹری جناب عزت مآب سید مظفر علی شمسی بنائے گئے۔

پورے ملک میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے پوری امت نے بھرپور جدوجہد سے پوری امت کو متحد ویکجا کر دیا۔ اس پلیٹ فارم نے یہ پہلا تحفہ اسلامیان پاکستان کو دیا کہ تمام مسالک اور مکاتب فکر کو تمام تر اختلافات کے باوجود ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔

ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ

مجلس تحفظ ختم نبوت نے دوسرا تحفہ امت کو چنیوٹ کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا دیا جو قادیانیوں کے سالانہ جلسہ کے مقابلہ میں چنیوٹ کے لائبریری پارک میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی صورت میں منعقد ہوئی۔ جس میں تمام مسالک ومکاتب فکر کے علماء کرام، مشائخ عظام ایک نکاتی ایجنڈا ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر تقریباً پینتیس سال تک اسلامیان پاکستان کے عقائد کا تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

ردقادیانیت کورس

مجلس نے امت کو تیسرا بڑا تحفہ ''ختم نبوت کورس'' کی صورت میں دیا۔ اسی کورس نے قادیانیت کے منہ زور گھوڑے کو نتھ ڈالنے کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور بڑے بڑے مناظر، مجاہد، علماء کرام اور مبلغین تیار کئے۔ جو قادیانیت کو ہر محاذ پر للکارتے اور ان کا ناطقہ بند کرتے۔

تبلیغ اسلام

مجلس نے قوم کو چوتھا بڑا تحفہ تبلیغ اسلام کی جدوجہد کی نئی سمت دی اور اس شعبہ سے اس وقت کے چوٹی کے علماء کرام، خطباء، مقررین نے حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ چند علماء کرام کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں: خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ، مولانا محمد شریف بہاول پوریؒ، مولانا غلام مصطفیٰ بہاول پوریؒ، مولانا تاج محمود فیصل آبادیؒ، مولانا محمد لقمان علی پوریؒ، مولانا قاضی عبداللطیف اخترؒ شجاع آبادیؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا قاضی اللہ یار خانؒ۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء

۱۹۵۳ء کی تحریک کی برکت سے قادیانیت کے مقابلہ میں بند باندھ دیا گیا۔ مجلس کے مبلغین اور زعماء نے جدوجہد جاری رکھی اور ملک بھر میں تحریر وتقریر کے ذریعہ قادیانیوں کا ناطقہ بند کئے رکھا۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو سانحہ ربوہ رونما ہوا کہ قادیانیوں نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ جو پشاور کے سیاحتی سفر سے واپس آرہے تھے کو قادیانی ربوہ ریلوے اسٹیشن ماسٹر کی اشیرباد سے گھنٹوں گاڑی کو روک کر طلبہ کو مار مار کر آدھ موا کر دیا۔ مجلس نے تحریک اٹھائی اور تمام مسالک کی تقریباً اٹھارہ دینی وسیاسی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے ''مجلس عمل تحفظ ختم نبوت'' تشکیل دی۔ جس کے صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ جب کہ بریلوی مکتب فکر کے علامہ محمود احمد رضوی جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے۔ پارلیمنٹ میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، علامہ شاہ احمد نورانیؒ، مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹکؒ، مولانا نعمت اللہ خانؒ کوہاٹ، مولانا صدر الشہیدؒ بنوں، مولانا ظفر احمد انصاریؒ، پروفیسر غفور احمدؒ کراچی ودیگر ممبران پارلیمنٹ نے جب قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دے کر قادیانی جماعت کے لاٹ پادری مرزا ناصر احمد اور لاہوری گروپ کے سربراہ صدرالدین کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا، تو

مجلس نے اپنی لائبریری ملتان سے اسلام آباد منتقل کردی۔ مجلس کے مناظرین فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مولانا سمیع الحق شہیدؒ، دارالعلوم کراچی کے مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اور دوسرے زعماء، اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار کی بھرپور تیاری کراتے اور یحییٰ بختیار قومی اسمبلی میں مرزا ناصر احمد پر خوب جرح کرتے۔ مجلس نے ''ملت اسلامیہ کا مؤقف'' اپنے مصارف پر چھاپ کر تمام ممبران قومی اسمبلی کو مہیا کیا۔ مرزا ناصر کا ایسا ناطقہ بند کیا کہ اسے چھٹی کا دودھ یاد آ گیا اور ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار دیئے گئے۔ اس تحریک میں مجلس کا بنیادی کردار تھا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء

قادیانی شرارتوں اور بڑھتی ہوئی سازشوں اور سرگرمیوں کی وجہ سے تیسری مرتبہ تحریک چلی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدر اور بریلوی مکتب فکر کے ممتاز اور معروف عالم دین مولانا مفتی مختار احمد نعیمی جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے۔ چنانچہ تحریک چلائی جس کے نتیجہ میں اس وقت کے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے مجلس عمل کو مذاکرات کی دعوت دی اور تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۸سی کا اضافہ کرتے ہوئے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو پابندی عائد کردی۔

۱...... اس آرڈیننس کی رو سے قادیانیوں کی سرگرمیوں کو خلاف اسلام قرار دیا گیا۔

۲...... اس آرڈیننس کی رو سے مرزا قادیانی کے دیکھنے والوں کو ''صحابی'' نہیں کہہ سکتے۔

۳...... اس آرڈیننس کی رو سے مرزا قادیانی کے دیکھنے والوں کو ''رضی اللہ عنہ'' نہیں کہہ سکتے۔

۴...... اس آرڈیننس کی رو سے قادیانی اپنے چیف گرو کو ''امیر المؤمنین'' نہیں کہہ سکتے۔

۵...... اس آرڈیننس کی رو سے قادیانی اپنے چیف گرو کو ''خلیفۃ المؤمنین'' نہیں کہہ سکتے۔

۶...... اس آرڈیننس کی رو سے قادیانی اپنے چیف گرو کو ''خلیفۃ المسلمین'' نہیں کہہ سکتے۔

۷...... اس آرڈیننس کی رو سے قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی کو ''ام المؤمنین'' نہیں کہہ سکتے۔

۸...... اس آرڈیننس کی رو سے قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کو ''اہل بیت'' نہیں کہہ سکتے۔

۹...... اس آرڈیننس کی رو سے قادیانی اپنی عبادت گاہ کو ''مسجد'' نہیں کہہ سکتے۔

۱۰...... اس آرڈیننس کی رو سے قادیانی مسلمانوں کی طرح ''اذان'' نہیں کہہ سکتے۔

۱۱...... اس آرڈیننس کی رو سے قادیانی خود کو ''مسلمان'' نہیں کہہ سکتے۔

۱۲...... اس آرڈیننس کی رو سے قادیانی اپنے دھرم کو ''اسلام'' نہیں کہہ سکتے۔

۱۳...... اس آرڈیننس کی رو سے قادیانی اپنے دھرم قبول کرنے کی دعوت نہیں دے سکتے۔

۱۴...... اس کی رو سے قادیانی کسی بھی اقدام سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح نہیں کر سکتے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کو تین سال کی عدالت سزا دے سکتی ہے اور جرمانہ بھی۔

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

یہ بھی مجلس کی طرف سے امت مسلمہ کے لئے ایک شاندار تحفہ اور نذرانہ ہے کہ ۱۹۸۲ء سے تاحال تقریباً چالیس ۴۰ سال سے مجلس، قادیانیوں کے دجل وفریب کے مرکز میں امت مسلمہ کو ایک مشترکہ اسٹیج مہیا کئے ہوئے ہے۔ پوری امت اس اسٹیج سے عقیدہ ختم نبوت، ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے تجدید عہد کا اعلان کرتی چلی آرہی ہے۔

آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر

آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر بھی اللہ پاک کے فضل سے ایک شاندار عطیہ ہے۔ جو دینی مدارس کی چھٹیوں کے دنوں میں چناب نگر جامعہ ختم نبوت میں منعقد ہوتا ہے۔ جس میں سینکڑوں علماء کرام، مدارس عربیہ کے منتہی طلبہ اور عصری تعلیمی اداروں کے سٹوڈنٹس شریک ہوکر قادیانی شکوک وشبہات سے آگاہی حاصل کرتے ہیں اور ان کو اس سلسلہ میں تیار کیا جاتا ہے اور باقاعدہ سبقاً انہیں ٹریننگ دی جاتی ہے۔

ختم نبوت کا فری لٹریچر

الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر سال لاکھوں روپے خرچ کر کے لٹریچر شائع کر کے پوری دنیا میں بالعموم اور ملک بھر میں بالخصوص مفت تقسیم کرتی ہے اور یہ لٹریچر اردو، عربی، انگلش، سندھی اور دوسری علاقائی زبانوں میں شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

ختم نبوت کورسز

آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر جس کا دورانیہ عام طور پر بیس بائیس دن ہوتا ہے کے علاوہ پورے ملک میں سینکڑوں مختصر کورس دو دو، تین تین روز کے منعقد کر کے قادیانیت کے شکوک وشبہات کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ یہ کورس تقریر وتحریر کے علاوہ پروجیکٹر کے ذریعہ سے بھی کرائے جاتے ہیں۔ جن سے ہزاروں مسلمانوں کا ایمان محفوظ ہو جاتا ہے۔

احتساب ومحاسبہ قادیانیت

مجلس نے بلا اختلاف مذہب ومسلک ردقادیانیت پر لکھے گئے سوا سو سال میں لٹریچر کو جدید حوالہ

جات کی تخریج کر کے ساٹھ جلدوں میں احتساب قادیانیت اور تقریباً پچیس جلدوں میں محاسبہ قادیانیت کے نام سے شائع کر کے تمام مسالک کے علماء کرام کے علوم و معارف کو محفوظ کر دیا ہے اور یہ کتب کاروباری نقطہ نظر سے نہیں بلکہ مشنری فریضہ سمجھ کر شائع کی جاتی ہیں اور معمولی مارجن کے ساتھ مہیا کی جاتی ہیں۔

آج جب کہ مفت تبلیغ کا نام عنقاء ہوا جا رہا ہے، مجلس ملک بھر میں مفت تبلیغ کرتی ہے، کہیں سے مالی خدمت ہو جائے تو اس کی رسید کاٹ کر متعلقہ احباب کو ارسال کی جاتی ہے اور جن حضرات کو گاڑی کی سہولت ہے وہ پیٹرول کی مد میں لکھ لیتے ہیں اور ایک ایک پائی کا حساب و کتاب رکھا جاتا ہے۔

ختم نبوت خط و کتابت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے امت مسلمہ کو ایک تحفہ ''ختم نبوت خط و کتابت کورس'' کی صورت میں دیا۔ عصری تعلیمی اداروں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور سکولوں کے طلبہ کرام اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے لئے ایک خط و کتابت کورس شروع کیا۔ جس سے ہزارہا مسلمانوں کے ایمان، عقائد و اعمال کی اصلاح ہوئی۔ ختم نبوت خط و کتابت کورس پوسٹ بکس نمبر ۱۳۴۷، اسلام آباد کے نام ایک خط لکھ کر شروع کیا جا سکتا ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت و ماہنامہ لولاک

مجلس نے امت کو ہفت روزہ ختم نبوت اور ماہنامہ لولاک، ان رسائل کی صورت میں دیا۔ ماہنامہ لولاک کے سائز و معیار کے رسائل و جرائد کا سالانہ چندہ ۵۰۰ سے کم نہیں جب کہ ماہنامہ لولاک عرصہ دراز تک اس کا سالانہ چندہ ۱۰۰ روپے رہا۔ اس سال سے ۳۰۰ روپے ہے۔ تو یہ دونوں رسائل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے تحائف ہیں۔

ختم نبوت کوئز پروگرام

نسل نو کے ایمانوں کے تحفظ کے لئے ملک کے مختلف شہروں میں کوئز پروگرام کرائے جاتے ہیں۔ سوالوں کے صحیح جوابات دینے والوں کو قیمتی انعامات سے نوازا جاتا ہے تاکہ ذوق و شوق کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر پڑھ کر جوابات تیار کریں۔ یہ بھی ایک تحفہ ہے۔

حضرت مولانا محمد عابد صاحب مدظلہ کے حکم پر یہ چند مختصر گزارشات پیش کر دی ہیں۔ اللہ پاک ہمارے بزرگوں کی قبور مبارکہ کو اپنے نور سے منور فرمائیں اور ان کے قائم کردہ گلشن کو قیامت تک سدا بہار فرمائیں۔ آمین یا اللہ العالمین!

تقریب اختتام صحیح بخاری شریف ...... چناب نگر

مولانا توصیف احمد

تعارف مدرسہ

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر، چمنستان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ میں سے ایک مہکتا ہوا گلاب ہے۔ جس کا روحانی فیض امت مسلمہ کے قلوب واذہان کو معطر کر رہا ہے۔ بحمدہ تعالیٰ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کا لگایا ہوا پودا ثمر آور ہوکر چہار اطراف میں فیضان نبوت کو عام کر رہا ہے۔

(۱) حفظ وگردان کی آٹھ کلاسیں (۲) شعبہ بنات حفظ وناظرہ (۳) درس نظامی مکمل (۴) تخصص فی الفقہ وعلوم ختم نبوت (۵) شعبہ حفظ کے لئے پرائمری تک تعلیم (۶) طلباء درس نظامی کے لئے میٹرک، ایف اے، بی اے کی تعلیم (۷) عظیم الشان لائبریری (۸) کمپیوٹر لیب، کمپیوٹر کی تعلیم (۹) ہفتہ وار درس ختم نبوت (الف) بروز پیر شعبہ حفظ (ب) بروز بدھ درس نظامی طلباء کرام کی تحفظ ختم نبوت وردقادیانیت پر تیاری اور ماہانہ وسہ ماہی امتحانات میں سوالات بابت ختم نبوت (۱۰) ماہانہ تربیتی نشست برائے مستورات (۱۱) تعطیلات شعبان میں ۲۰ روزہ ختم نبوت کورس کا نظم موجود ہے۔ ۵۰۰ سے زائد طلباء کرام رہائش پذیر ہیں، جنہیں تین وقت طعام، رہائش، نقد ماہانہ وظیفہ، علاج ومعالجہ، کپڑے مہیا کئے جاتے ہیں۔ یہ سب اللہ رب العزت کا کرم ہے اکابرین ختم نبوت کا لگایا ہوا پودا ترقی کے منازل طے کر رہا ہے اللہ پاک برکت اور اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

اس وقت تک (تعلیمی سال ۱۴۴۳-۱۴۴۴ھ مطابق ۲۲-۲۰۲۳ء) مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر سے ۱۵۲ مفتیان کرام اور ۱۰۴ علماء کرام فارغ التحصیل ہو چکے ہیں، جب کہ شعبہ حفظ سے ۷۴۳ حفاظ کرام فارغ ہو چکے ہیں۔

تقریب ختم بخاری شریف

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معروف مرکزی دینی ادارہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مؤرخہ ۳۱ جنوری ۲۰۲۳ء بمطابق ۸ رجب المرجب ۱۴۴۴ھ بروز منگل صبح دس تا سہ پہر تین بجے تک ساتویں سالانہ پروقار تقریب تکمیل ختم بخاری شریف ودستار فضیلت کے عنوان سے منعقد ہوئی۔ امسال

۱۵ مفتیان کرام، ۱۱ علماء کرام، جبکہ ۶۳ حفاظ کرام نے سند فراغت حاصل کی، طالب علم قاری محمد عمیر نے تلاوت اور حافظ امان اللہ نے حمد و نعت پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ امسال مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے تقریری مسابقہ جات اردو، عربی میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کرام (۱) محمد واجد ریاض، درجہ سابعہ نے اردو (۲) طالب علم محمد حمادی، درجہ ثالثہ نے عربی میں تقریر کی۔ مہمانان گرامی میں بالترتیب بیانات: (۱) مولانا محمد حسین ناصر مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر (۲) مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی شیخ الحدیث جامعہ دارالقرآن فیصل آباد، (۳) مولانا قاضی احسان احمد مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم (۴) مولانا سیف اللہ خالد شیخ الحدیث جامعہ امدادیہ، چنیوٹ (۵) مفتی محمد اعجاز استاذ الحدیث، جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے ہوئے۔ آخر میں مہمان خصوصی استاذ العلماء مولانا محمد یوسف خان نے بخاری شریف کی آخری حدیث شریف کا عالمانہ و فاضلانہ درس دیا اور فضلاء و مفتیان کرام اور اساتذہ مدرسہ ہذا کو اپنی دس عالی سندات کی اجازت عطا فرمائی۔ حفاظ طلباء کرام کو آخری سبق مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی نے پڑھایا۔ آخر میں علماء و حفاظ طلباء کی دستار بندی مذکورہ بالا مہمان گرامی سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد رضوان نفیس لاہور، اساتذہ دورہ حدیث شریف شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا الیاس الرحمٰن، مولانا محمد شاہد، مولانا محمد امین، مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا قاسم دین پوری اور مولانا غلام مصطفیٰ رحمانی نے کی اور قیمتی کتب کا سیٹ اور قرآن مجید و سند سے نوازا گیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ نقابت کی ذمہ داری راقم الحروف توصیف احمد نے سرانجام دی۔ جبکہ مولانا عارف شامی (مبلغ عالمی مجلس گوجرنوالہ) مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم، قاری عبدالحمید، مولانا ہارون، مولانا طاہر حسین، مولانا شبیر چینوٹی، حافظ کفایت اللہ لالیاں، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا حبیب اللہ سمیت بڑی تعداد میں عوام الناس و قدیم فضلاء جامعہ عربیہ نے شرکت کی۔

شرکاء درجہ تخصص فی الفقہ و ختم نبوت (۱۴۴۳-۱۴۴۴ھ مطابق ۲۲-۲۰۲۳ء)

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
۱۳۸	۱	مولوی محمد سلطان	عابد حسین	مظفر گڑھ
۱۳۹	۲	مولوی محمد داؤد	محمود الحسن	مظفر گڑھ
۱۴۰	۳	مولوی محمد عثمان	نور محمد	بہاول پور
۱۴۱	۴	مولوی حق نواز	محمد نذیر احمد غفاری	چنیوٹ
۱۴۲	۵	مولوی عبداللہ	رب نواز خان	ساؤتھ وزیرستان

۱۴۳	۶	مولوی فاروق احمد	کنبیر	تھرپارکر
۱۴۴	۷	مولوی فاروق احمد	خان افضل	جام شورو
۱۴۵	۸	مولوی عبداللطیف	محمد اسماعیل	بہاول پور
۱۴۶	۹	مولوی انیس الرحمٰن	محمد منظور احمد	جھنگ
۱۴۷	۱۰	مولوی محمد سلیمان	جمعہ خان	ڈیرہ اسماعیل خان
۱۴۸	۱۱	مولوی نصیب اللہ	نعمت اللہ	قلعہ عبداللہ
۱۴۹	۱۲	مولوی سید محمد سلمان شاہ	غلام مرتضٰی شاہ	مظفرگڑھ
۱۵۰	۱۳	مولوی علی اسد اللہ	خلیل احمد	فیصل آباد
۱۵۱	۱۴	مولوی عاکف نواز	گل نواز	کرک
۱۵۲	۱۵	مولوی محمد راشد	محمد صادق	بہاول پور

شرکاء دورہ حدیث شریف (۱۴۴۳-۱۴۴۴ھ مطابق ۲۲-۲۰۲۳ء)

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
۹۴	۱	مولوی محمد مزمل	عمر حیات	چنیوٹ
۹۵	۲	مولوی مطیع اللہ	جمعہ خان	ڈیرہ اسماعیل خان
۹۶	۳	مولوی کاشف علی	حاجی مقبول احمد	چنیوٹ
۹۷	۴	مولوی محمد انس	مولوی محمد حسین ناصر	سکھر
۹۸	۵	مولوی محمد اسد اللہ	قاری محمد عبداللہ معاویہ	فیصل آباد
۹۹	۶	مولوی قمرالدین	مولانا غلام رسول دینپوری	رحیم یار خان
۱۰۰	۷	مولوی صدام اللہ	حاجی میر کلام	جنوبی وزیرستان
۱۰۱	۸	مولوی عبدالقوی	کرم علی	ملتان
۱۰۲	۹	مولوی محمد سفیان	قاری عزیز اللہ	ڈیرہ اسماعیل خان
۱۰۳	۱۰	مولوی محمد عبدالرحمٰن خان	حاجی منظور احمد	رحیم یار خان
۱۰۴	۱۱	مولوی غلام محمد	ملک حمید اللہ	رحیم یار خان

(فارغ التحصیل مفتیان کرام وعلماء کرام کے سابقہ ریکارڈ کے لئے ملاحظہ فرمائیں ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۲۲ء ص ۱۰،۱۱)

فضلاء حفاظ کرام (۱۴۴۲-۱۴۴۳ھ مطابق ۲۱-۲۰۲۲ء)

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
۳۷۵	۱	حافظ محمد مزمل	عبدالحمید	مظفرگڑھ
۳۷۶	۲	حافظ عزیز الرحمٰن فاروقی	سکندر حیات	چنیوٹ
۳۷۷	۳	حافظ محمد عثمان	محمد قیصر	چنیوٹ
۳۷۸	۴	حافظ محمد عثمان غنی	محمد احسن شاہ	چنیوٹ
۳۷۹	۵	حافظ حبیب الرحمٰن	عبدالرؤف	چنیوٹ
۳۸۰	۶	حافظ محمد کامران	عبدالغفار خان	چنیوٹ
۳۸۱	۷	حافظ کلیم اللہ	بشیر احمد	چنیوٹ
۳۸۲	۸	حافظ محمد ابراہیم	غلام قادر	چنیوٹ
۳۸۳	۹	حافظ محمد ابوذر	محمد رمضان	خانیوال
۳۸۴	۱۰	حافظ محمد معصوم	بشیر احمد	چنیوٹ
۳۸۵	۱۱	حافظ محمد ارسلان	محمد قیصر	چنیوٹ
۳۸۶	۱۲	حافظ شہزاد علی	امجد علی	سرگودھا
۳۸۷	۱۳	حافظ کامران خان	تالی رحمٰن	چنیوٹ
۳۸۸	۱۴	حافظ محمد ابوبکر	نصر اللہ خان	جھنگ
۳۸۹	۱۵	حافظ محمد مستقیم	ظفر اقبال	مظفرگڑھ
۳۹۰	۱۶	حافظ محمد علی	محمد حنیف	چنیوٹ
۳۹۱	۱۷	حافظ حسن منیر	محمد منیر	چنیوٹ
۳۹۲	۱۸	حافظ امین حمزہ	صابر علی ساجد	چنیوٹ
۳۹۳	۱۹	حافظ محمد شکیل	عنایت اللہ	چنیوٹ
۳۹۴	۲۰	حافظ محمد عثمان	ظفر حسین	چنیوٹ
۳۹۵	۲۱	حافظ عمر فاروق	فلک شیر	چنیوٹ
۳۹۶	۲۲	حافظ سعد سعید	محمد آصف	چنیوٹ
۳۹۷	۲۳	حافظ محمد آکاش	امتیاز احمد	چنیوٹ

۳۹۸	۲۴	حافظ محمد حسنین	غلام صدیق	راجن پور
۳۹۹	۲۵	حافظ محمد عثمان	محمد ہاشم	مظفرگڑھ
۴۰۰	۲۶	حافظ محمد ندیم	محمد خالد اقبال	جھنگ

فضلاء حفاظ کرام (۱۴۴۳-۱۴۴۴ھ مطابق ۲۲-۲۰۲۳ء)

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
۴۰۱	۱	حافظ محمد احمد	ظہور احمد	چنیوٹ
۴۰۲	۲	حافظ سلمان فراز	سرفراز احمد	قصور
۴۰۳	۳	حافظ محمد جواد اکبر	غلام اکبر	مظفرگڑھ
۴۰۴	۴	حافظ محمد حسن	محمد اعجاز	چنیوٹ
۴۰۵	۵	حافظ محمد عربی	ظفر اقبال	چنیوٹ
۴۰۶	۶	حافظ حسن ذوالفقار	ذوالفقار احمد	سرگودھا
۴۰۷	۷	حافظ محمد حاشر	محمد طاہر سلیم	چنیوٹ
۴۰۸	۸	حافظ محمد زبیر	محمد خالد	چنیوٹ
۴۱۹	۹	حافظ محمد نعیم	محمد یوسف	چنیوٹ
۴۱۰	۱۰	حافظ محمد اسحاق	سراج خان	چنیوٹ
۴۱۱	۱۱	حافظ اقبال رضا	جہانزیب خان	چنیوٹ
۴۱۲	۱۲	حافظ محمد احسان الرحمٰن صدیقی	محمد عطاء الرحمٰن صدیقی	مظفرگڑھ
۴۱۳	۱۳	حافظ محسن مختار	مختار احمد	سرگودھا
۴۱۴	۱۴	حافظ محمد عدیل	محمد منشاء	چنیوٹ
۴۱۵	۱۵	حافظ فہیم عباس	محمد احمد علی	چنیوٹ
۴۱۶	۱۶	حافظ طارق جمیل	محمد مظہر الحق	سرگودھا
۴۱۷	۱۷	حافظ مجاہد حسن	محمد وریام	چنیوٹ
۴۱۸	۱۸	حافظ محمد	ظفر اقبال	مظفرگڑھ
۴۱۹	۱۹	حافظ غلام حسین	محمد سلیم	چکوال
۴۲۰	۲۰	حافظ محمد اسماعیل	سرفراز احمد	چنیوٹ

۴۲۱	۲۱	حافظ محمد ندیم	محمد اسماعیل	ڈیرہ اسماعیل خان
۴۲۲	۲۲	حافظ محمد آصف	محمد فاضل	چنیوٹ
۴۲۳	۲۳	حافظ محمد اویس	محمد نواز	چنیوٹ
۴۲۴	۲۴	حافظ محمد حذیفہ	عبدالستار	بہاول پور
۴۲۵	۲۵	حافظ محمد جبران	منظور احمد	مظفر گڑھ
۴۲۶	۲۶	حافظ طارق جمیل	محمد یوسف	چنیوٹ
۴۲۷	۲۷	حافظ محمد اویس	قاری محمد عباس	سرگودھا
۴۲۸	۲۸	حافظ علی رضا	نذیر احمد	چنیوٹ
۴۲۹	۲۹	حافظ محمد نعیم	محمد اسماعیل	چنیوٹ
۴۳۰	۳۰	حافظ محمد اسد	محمد ہاشم	مظفر گڑھ
۴۳۱	۳۱	حافظ محمد کاشف	محمد خالد	مظفر گڑھ
۴۳۲	۳۲	حافظ انور خان	قادر خان	وزیرستان
۴۳۳	۳۳	حافظ بیت اللہ	غنی جان	وزیرستان
۴۳۴	۳۴	حافظ حکمت اللہ	عصمت اللہ	کوئٹہ
۴۳۵	۳۵	حافظ علی حسن	عاصم علی	چنیوٹ
۴۳۶	۳۶	حافظ محمد مزمل	مشتاق احمد	جھنگ
۴۳۷	۳۷	حافظ محمد طیب	محمد راشد مدنی	سانگھڑ

(فارغ التحصیل حفاظ کرام کے سابقہ ریکارڈ کے لئے ملاحظہ فرمائیں ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۲۲ء ص۱۲)

حاجی الٰہی بخش کا سانحہ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے دیرینہ مخلص کارکن و معاون، مرکزی جامع مسجد سمیت متعدد مساجد و مدارس کے متولی اور سرپرست الحاج حاجی الٰہی بخش شیخ مختصر علالت کے بعد انتقال فرماگئے۔ مرحوم ختم نبوت سمیت تمام دینی جماعتوں اور اداروں کے بہی خواہ تھے، پابند صوم وصلوٰۃ تھے خانقاہ عالیہ ہالیجی شریف کے قدیمی متعلقین میں سے تھے۔ ۹۵ برس عمر پائی۔ نماز جنازہ حضرت مولانا صاحبزادہ غلام اللہ ہالیجوی کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ ہزاروں بندگان خدا نے شرکت کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر کی قیادت میں مقامی جماعت کے رفقاء نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے بھی حاجی بشیر احمد سے تعزیت اور مرحوم کے لئے رفعت درجات کی دعاء کی۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے......مبصر: مولانا اللہ وسایا

صحابہ کرامؓ کی شان محفوظیت: مصنف: مولانا عبدالحمید تونسوی: صفحات: ۴۴۰: قیمت: درج نہیں:

ملنے کا پتہ: مرکز رحماء بینھم جامع مسجد صدیقیہ تنظیم اہل سنت چوک نواں شہر ملتان: رابطہ نمبر: ۰۳۰۹۹۰۰۰۹۷۱

قارئین! اہل سنت کے اس عقیدہ کو بھی آپ بخوبی جانتے اور مانتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم تھے اور صحابہ کرامؓ محفوظ تھے۔ سادہ لفظوں میں اس کا فرق یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ معصوم وہ ہوتا ہے جس کے قریب گناہ کو آنے کی جرأت نہیں۔ یہ انبیاء کرام تھے کہ وہ رب کریم کی نگہداشت کے اس حصار میں تھے کہ گناہ کو انبیاء کرام کے قریب جانے کی جرأت نہیں۔ جیسا کہ سیدنا یوسف علیہ السلام کے بارہ میں ہے کہ کذالک لنصرف عنہ السوء ہم نے گناہ کا رخ ہی یوسف علیہ السلام کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا۔

محفوظ وہ ہوتا ہے جو گناہ کے قریب نہیں جاتا۔ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت تھی جو گناہ کی طرف جاتے بھی نہ تھے۔ شاذ و نادر کہیں لغزش ہوئی۔ ندامت و توبہ ہوئی ڈھل کر پھر ان کی محفوظیت کا نکھار مزید پالش ہوگیا۔

اس تمہید کو قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل و براہین حالات وواقعات کے سایہ میں آپ نے دستاویزی شکل میں دیکھنا ہو تو یہ کتاب ہے۔ اس عنوان پر غالب گمان ہے کہ پہلی باضابطہ تصنیف ہے۔ جو دلائل و براہین کے انبار کو اپنے اندر سموئے ہوئے، طباعت واشاعت کی خوبیوں کو اندر جذب کئے ہوئے۔ (البتہ بک بائینڈر بدلنے کی ضرورت ہے۔ سلائی میں اس نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں یا سویا ہوا تھا) معروف محقق، عالم دین، مناظر ومصنف کی محنت وتحقیق کا شاہکار ہے۔ ہر عالم دین کو اسے اپنے مطالعہ میں لانا چاہئے کہ ایمان وعقیدہ کی اس جہت پر اولین کوشش ہے۔ جوکم ترک الاوّلون للآخرین کا مصداق اتم ہے۔

لطائف حمیدیہ: مؤلف: مولانا محمد قاسم نظام پوری: صفحات: جلد اوّل ۲۰۰ صفحات، جلد دوم ۱۵۰: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: جامعہ حمیدیہ کاہی نظام پورہ خیبر پختون خواہ: رابطہ نمبر: ۰۳۰۰۶۴۹۱۴۴۹

مخدوم العلماء، یادگار اسلام حضرت مولانا قاضی حمید اللہ کے ختم بخاری کی تقریر، سبق آموز واقعات، ناصحانہ اقوال زرین، فقیہانہ علمی نکات، فلسفیانہ جواہر اور ظریفانہ ارشادات کو ان دو جلدوں پر مشتمل کتاب

میں آپ کے شاگرد مولانا محمد قاسم نظام پوری نے جمع کردیا ہے۔ مختصر اور جامع اقوال علیحدہ علیحدہ عنوانات کے ساتھ ایسی ترتیب قائم کی ہے کہ علم وحکمت کی خوبصورت مالا پرودی ہے۔ ایک ایک عنوان علم کا موتی ہے۔ کاش اہل علم ان سے فائدہ حاصل کریں تو ان شاء اللہ! علمی وروحانی معلومات کے مالک بن جائیں گے بلکہ صاحب نصاب ہوں گے۔ کتاب طباعت کی تمام خوبیوں کا مرقع ہے۔

رمضان المبارک کی چند گھڑیاں قاضی حمیداللہ خان کے ساتھ: مؤلف: مولانا محمد قاسم نظام پوری: صفحات: ۱۳۸: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: جامعہ حمیدیہ کاہی، نظام پور خیبر پختون خواہ۔

عالم ربانی حضرت مولانا قاضی حمیداللہ خانؒ نامور شیخ الحدیث استاذ الحدیث تھے۔ معقول اور منقول کے اپنے زمانہ میں امام فن تھے۔ آپ تدریس کی طرح تقریر وبیان کے بھی شہرہ آفاق شناور تھے۔ آپ کے ایک نامور شاگرد اور ان کے علوم کے ناشر مولانا قاسم نظام پوری نے حضرت مرحوم کے رمضان المبارک کے موضوع پر آپ کے خطبات اور دروس قرآن کا نایاب ذخیرہ شائع کردیا ہے۔ طباعت واشاعت کی تمام خوبیوں پر مشتمل یہ دستاویز علم وحکمت سے مملوّ ہے۔ اہل علم پڑھیں گے تو ششدر رہ جائیں گے۔ حضرت قاضی صاحب ہمارے مخدوم تھے، مولانا محمد قاسم نظام پوری کی محنت لائق تحسین وقابل ستائش ہے۔

تذکرۃ الشیخؒ (شیخ المشائخ مولانا معزالحقؒ): مرتب: مولانا مفتی محمد دین ٹلوی: صفحات: ۵۰: ملنے کا پتہ: معہد الامام ابی حنیفہؒ محلہ نادان باباٹل: رابطہ نمبر: ۰۳۰۱:۸۰۲۳۲۳۹!

زیر تبصرہ رسالہ حضرت مدنیؒ کے شاگرد رشید شیخ الحدیث حضرت مولانا معزالحقؒ کے احوال اور اقوال پر مشتمل ہے۔ مولانا مفتی محمد دین جو کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹل ضلع ہنگو کے فعال اور متحرک ساتھی ہیں، نے اس رسالہ کو (۸) ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ (۱) احوال (۲) خصوصیات (۳) خدمات (۴) کرامات (۵) ملفوظات (۶) نصائح (۷) اسناد (۸) احوال اساتذہ حضرت شیخ صاحب۔

حضرت مولانا معزالحقؒ جمعیت علماء اسلام ضلع ہنگو کے سرپرست اور دارالعلوم عربیہ ٹل کے شیخ الحدیث تھے۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا اعزاز علیؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ جیسی شخصیات سرفہرست ہیں۔ یہ رسالہ مختصر مگر جامع مانع ہے۔ مولف نے اس رسالہ کو شیخ الحدیثؒ کے تذکرہ سے مزین کرنے کے بعد آخری باب میں آپ کے اساتذہ کے احوال کو جمع کر کے مزید چار چاند لگادیئے ہیں۔ گویا یہ رسالہ کئی شخصیات کے احوال پر مشتمل ہے۔ دیدہ زیب ٹائیٹل اور عمدہ کاغذ سے مزین ہے۔ (مولانا عتیق الرحمٰن)

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

تقریری مسابقہ اٹک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک کے زیراہتمام ۱۲؍جنوری ۲۰۲۳ء مرکز ختم نبوت اٹک میں تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں ۱۵ مدارس کے ۲۹ طلباء نے شرکت کی۔ مسابقہ میں مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالقیوم حقانی تھے۔ جب کہ قاضی ثاقب الحسینی، مفتی محمد ادریس، مولانا محسن رفیق، مولانا غلام مصطفیٰ منصفین تھے۔ مسابقہ میں اوّل پوزیشن جامعہ نصیریہ غورغشتی کے طالب علم عبدالباسط، دوم پوزیشن حسنین حیدر مدینہ مسجد اٹک، سوم پوزیشن محمد یوسف خلفاء الراشدین، چہارم پوزیشن محمد خزیمہ علوم اسلامیہ بہبودی، پنجم پوزیشن محمد طلحہ دارالعلوم نورالاسلام نے حاصل کی۔ انعامات میں نقدی کے علاوہ کتب کے سیٹ تھے اور ہر شریک مسابقہ کو اعزازی کتب کے سیٹ دیئے گئے۔ آخر میں مولانا عبدالقیوم حقانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ قاضی ثاقب الحسینی نے مجلس ذکر اور دعا کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس لورالائی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے زیراہتمام ۱۲؍جنوری ۲۰۲۳ء بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد لورالائی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا سیف الرحمٰن نے کی۔ تلاوت حافظ عبداللطیف جب کہ نقابت مولانا محمد ہاشم نے کی۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا انوارالحق حقانی، مفتی محمد احمد خان، مولانا اویس احمد مبلغ عالمی مجلس، مولانا عنایت اللہ مبلغ عالمی مجلس، مولانا قاری ممتاز احمد، مولانا نور محمد، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا محمد عاصم کے بیانات ہوئے۔ اختتامی دعا مولانا سیف الرحمٰن نے کرائی۔

تحفظ ختم نبوت تربیتی کنونشن (پختون آباد) کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیراہتمام ۱۴؍جنوری ۲۰۲۳ء بعد نماز ظہر جامعہ انوارالقرآن حقانیہ پشتون آباد کوئٹہ میں طلباء تربیتی کنونشن منعقد ہوا۔ قاری محمد اسماعیل کی تلاوت، جناب عزت اللہ کا نعتیہ کلام ہوا۔ جب کہ مولانا محمد راشد مدنی، مولانا عنایت اللہ، مولانا محمد ہاشم خیشکی، مولانا محمد شاہ آغا، مولانا محمد احمد ودیگر کے بیانات ہوئے۔ مولانا سعید الرحمٰن نے اختتامی دعا فرمائی۔ علاوہ ازیں مولانا مفتی راشد مدنی کے مرکزی جامع مسجد کوئٹہ، جامع مسجد قندھاری، جامع مسجد طوبیٰ میں بھی بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ژوب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب کے زیراہتمام ۱۳؍جنوری ۲۰۲۳ء دن ۱۱ بجے سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد ژوب میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا آدم خان امیر مجلس ژوب اور سرپرستی مولانا امداداللہ کاکڑ نے کی۔ جب کہ مولانا عنایت اللہ، مولانا اویس احمد مبلغین بلوچستان اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی کے بیانات ہوئے۔ اختتامی دعا بھی مفتی صاحب نے کرائی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں پشین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حرمزئی پشین کے زیراہتمام ۱۶؍جنوری ۲۰۲۳ء دن ۹ بجے مرکزی جامع مسجد حرمزئی میں اور بعد نماز ظہر جامع مسجد خضراء میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں مولانا مفتی عتیق اللہ کی زیر صدارت اور مولانا حیات اللہ کی نگرانی میں منعقد ہوئیں۔ نقابت مولانا محمد اسامہ ہاشمی نے کی۔ جب کہ مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا انوار الحق حقانی، مبلغ مولانا اویس احمد، مبلغ مولانا محمد عنایت اللہ، مفتی محمد احمد خان اور مولانا رحمت اللہ آغا کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس قمبر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۷؍جنوری ۲۰۲۳ء بعد نماز مغرب ایم خان شادی ہال لاڑکانہ روڈ قمبر علی خان میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی درگاہ بیر شریف اور نگرانی مولانا مفتی عبدالناصر قریشی درگاہ بیر شریف نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد تھے۔ جب کہ مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ، مولانا ظفر اللہ سندھی مبلغ ڈویژن لاڑکانہ، مولانا محمد صدیق، مولانا عزیر گل، مولانا گل انقلابی، مولانا عبدالقادر، مولانا جمال مصطفیٰ، مولانا عبدالباسط قریشی، مولانا عرفان مہر، مولانا زبیر قریشی و دیگر کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس خانپور ضلع شکارپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۸؍جنوری ۲۰۲۳ء بعد نماز مغرب خانپور ضلع شکار میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ سرپرستی مولانا سائیں عبداللہ پھوڑ درگاہ جرار، صدارت مفتی غلام قادری بڑھئی اور نگرانی مولانا ظفر اللہ سندھی مبلغ لاڑکانہ نے کی۔ جناب سید عزیز الرحمٰن شاہ، نعمت اللہ سونگی کی نعت ہوئی۔ جب کہ مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عبدالجبار عباسی، مفتی شاہد علی، نادر علی شاہد، ادریس شاہد اور مفتی عبدالرحیم کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت سیمینار وکلاء بار ایسوسی ایشن ڈسٹرکٹ شکارپور

۱۹؍جنوری ۲۰۲۳ء صبح ساڑھے گیارہ بجے وکلاء بار ڈسٹرکٹ شکارپور میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی سرپرستی مولانا سائیں عبداللہ پھوڑ اور نگرانی مولانا ظفراللہ سندھی نے کی۔ مولانا صاجزادہ خواجہ عزیز احمد، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مفتی محمد شاہد، مولانا یوسف سومرو کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام ۱۹؍جنوری ۲۰۲۳ء بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد سکھر میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت امیر عالمی مجلس سکھر قاری جمیل احمد بندھانی اور زیر نگرانی مبلغ سکھر مولانا محمد حسین ناصر منعقد ہوئی۔ بعد نماز مغرب مقامی علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ بعد عشاء کانفرنس کا آغاز قاری عبدالحئی اشرفی کی تلاوت سے ہوا۔ ہدیہ نعت سید عزیز الرحمٰن شاہ نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ عبدالغفار نے انجام دیئے۔ مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا صاجزادہ خواجہ عزیز احمد، مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔

اکابرین ختم نبوت کا مرکز ختم نبوت پنوعاقل کا دورہ

زیر تعمیر مرکز ختم نبوت پنوعاقل میں اکابر علماء و مشائخ کی آمد مورخہ ۲۰؍جنوری ۲۰۲۳ء بروز جمعہ کو ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد دورہ سندھ سے واپسی پر تشریف لائے جاری کام کا معائنہ فرما کر دعاؤں سے نوازا۔ اس موقع پر مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا محمد حسین ناصر سکھر بھی ہمراہ تھے۔ اگلے روز محدث العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے جانشین حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا تشریف لائے، کچھ وقت دفتر میں گزارا کام کا معائنہ فرمایا اور مجلس کے اکابر واصاغر کو ڈھیروں دعاؤں سے نواز۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن مدنی آپ کے ہمراہ تھے۔

رائیونڈ تبلیغی جماعت کے بزرگ مولانا خورشید احمد کی مدرسہ عربیہ ختم نبوت آمد

۲۹؍جنوری ۲۰۲۳ء بروز اتوار دوپہر بجے رائیونڈ تبلیغی جماعت کے روح رواں، داعی کبیر حضرت مولانا جمشیدؒ کے فرزند ارجمند، داعی اسلام حضرت مولانا خورشید احمد مدظلہ رکن شوری تبلیغی جماعت کی مرکز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی میں تشریف آوری ہوئی۔ اساتذہ کرام سے

ملاقات اور طلباء کرام سے خصوصی بیان کیا۔ مدرسہ کا وزٹ کیا۔ ادارہ اور جماعت عالمی مجلس کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔ مہمان مکرم کو مدرسہ کی طرف سے عالمی مجلس کی قیمتی کتب کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد زید مجدہ کا تبلیغی دورہ ضلع جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ یکم فروری ۲۰۲۳ء کو ضلع جھنگ کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔ جامعہ علوم شرعیہ ٹوبہ روڈ جھنگ کے مہتمم اور مجلس کے امیر مولانا مصدوق حسین شاہ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا مسرور حسین شاہ سمیت دیگر کارکنوں نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ تھوڑی دیر قیام کے بعد آپ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا غلام حسین کی تیمارداری کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ بعد نماز عشاء آپ نے جامعہ علوم شرعیہ میں منعقدہ ختم بخاری شریف کی تقریب میں شرکت فرمائی وہاں پر موجود شرکاء اور علماء کو پند ونصائح وارشادات سے نوازا۔

۲ فروری رات کو آپ نے شورکوٹ کینٹ میں ڈاکٹر شفیق احمد صدیقی کے ہاں قیام فرمایا۔

۳ فروری کو نماز فجر کے بعد متعلقین ومتوسلین اور کارکنان ختم نبوت سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ بعدازاں آپ نے شیخ میاں طارق جاوید کے ہاں شورکوٹ شہر میں ان کے بھائی کی وفات پر تعزیت مسنونہ کی۔ اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب نے جامعہ عثمانیہ شورکوٹ میں اختتام بخاری شریف کی تقریب سعید کی صدارت فرمائی اور ختم بخاری شریف کی تقریب کا اختتام آپ کی دعا پر ہوا عصر سے قبل آپ جامع مسجد سیدنا اسماعیل شورکوٹ میں مفتی عمر خالد صاحب کے ہاں تشریف لے گیے اور وہاں پر دعائیہ کلمات سے نوازا۔

قادیانی خاتون کا قبول اسلام

ڈجکوٹ روڈ اے بلاک فیصل آباد کی رہائشی عائزہ احمد بنت محمد اسحاق نے گواہوں کی موجودگی میں مولانا عبدالرشید غازی مبلغ فیصل آباد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ نومسلمہ نے اپنے حلفیہ بیان میں کہا کہ میں مرزا غلام احمد اور اس کے ماننے والوں پر لعنت بھیجتی ہوں اور ان کو کذاب، دجال اور دائرہ اسلام سے خارج مانتی ہوں اس کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی اور رسول مانتی ہوں۔ جو کوئی حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ جھوٹا، کذاب اور دجال ہے۔ میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ قیامت سے پہلے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے نزول ہوگا اور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ آج کے بعد میرا قادیانی مرزائیوں یا لاہوری مرزائیوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت دے اور ایمان پر زندگی اور موت دے، آمین! اس موقع پر گواہان محمد بلال اور محمد امجد عاصم بھی موجود تھے۔ نومسلمہ کو مبارکباد دی گئی اور اس کے لئے استقامت کی دعا کی گئی۔

اسلام زندہ باد

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

دوسری سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوت کانفرنس
تحفظ ختمِ نبوت کانفرنس

ان شاء اللہ

فقید المثال

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

بمقام: مرکزی عیدگاہ بھسین کھارا کھوہ روڈ لاہور

بتاریخ: 11 مارچ 2023 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب

زیر سرپرستی: پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت: یادگار اسلاف ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب حفظہ اللہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

مہمان خصوصی: مناظر ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

ملک کے جید علماء، مشائخ عظام اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ و انتظامیہ جامع مسجد بلال بھسین لاہور

0300-4304277
0321-4185749
0300-4613677
03004377164

مولانا ظفر علی خانؒ اور فتنۂ قادیانیت

تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر مولانا ظفر علی خانؒ کے معرکہ آرا مضامین، مقالات، توضیحات، اداریے، خطبات، مکاتیب اور شاعری کا دلکش مرقع

محمد متین خالد

عالمانہ شکوہ، ادیبانہ جلال و جمال اور صحافیانہ بے باکیوں پر مشتمل مربوط و مبسوط ایک ایسی دل آویز کتاب

- جس کے مضامین کا انتخاب انتہائی محنت شاقہ اور عرق ریزی سے اردو کے قدیم اور تاریخ ساز اخبار 'زمیندار' اور 'ستارہ صبح' کی فائلوں سے کیا گیا ہے۔
- جو فتنہ قادیانیت کے رد میں لکھے گئے تاریخ ساز مضامین اور ولولہ انگیز نظموں کا سدا بہار گلدستہ ہے۔
- جو استعماری آب و گل سے تیار ہونے والے فتنہ قادیانیت کا علمی، تحقیقی، استدلالی اور تجزیاتی محاکمہ ہے۔
- جو پر شکوہ ترکیبوں، نادر استعاروں، دلکش تشبیہوں، تیز دھار روزمروں، سنگلاخ زمینوں، اوق قافیوں، دلچسپ محاوروں، نایاب ضرب الامثال اور جدید الفاظ و اصطلاحات کا ایک پوشیدہ جہاں اپنے اوراق و صفحات کے دامن میں نگینوں کی طرح سمیٹے ہوئے ہے۔
- جس کے گراں بہار شحات، فتنہ قادیانیت کے لیے روز حشر کا محاسبہ ہیں۔
- جو اپنے دامن میں روانی و سلاست اور فصاحت و بلاغت سے بھرپور نظم و نثر کا ایک جامع، بلند پایہ اور سحر انگیز ادبی سرمایہ لیے ہوئے ہے۔
- جو معجزانہ نشاۃ پر مبنی علم و تحقیق کا ایک بے مثال اور حیرت انگیز گنج گراں مایہ ہے۔
- جس کی بعض شعلہ فشاں تحریروں کے باعث مولانا ظفر علی خانؒ کو گوناں گوں مصائب و شدائد، جبر و استبداد اور زنجیر و تعزیر کے مراحل کا سامنا کرنا پڑا۔
- یہ ایک شاہکار کتاب جو پہلی مرتبہ شائع ہو رہی ہے جس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان۔
061-4783486

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

تعاون کی اپیل

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہوکر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کئے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ ردقادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک، ایف اے ...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... تحریک ختم نبوت 10 جلدیں...... محاسبہ قادیانیت 25 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں ردقادیانیت پر فری لٹریچر...... دیگر ردقادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 0038-01034640 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ ملتان

اپیل کنندگان

حافظ حضرۃ مولانا محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب مدظلہ — پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، نقشبندی مجددی

صاحبزادہ پیر طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ — ولی ابن ولی، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

استاذ العلماء جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ — نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ العالی — مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

علاقائی مراکز کے فون نمبرز

اسلام آباد 0334-5082180	راولپنڈی 0304-7520844	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 0302-5152137	لاہور 0300-4304277 0300-4918840	سرگودھا 0301-6361561	چناب نگر 0301-7972785 0301-6395200	جھنگ 0303-2453878	خانیوال 0301-7819466	چیچہ وطنی 0300-7832358	بہاولنگر 0333-6309355
بہاولپور 0300-6851586	میرپورخاص 0334-3463200	رحیم یارخان 0301-7659790	سکھر 0302-3623805	اوکاڑہ قصور 0300-6950984	فیصل آباد 0301-7224794	حیدرآباد 0300-8775697	شیخوپورہ 0300-5598612	کوئٹہ 2841995 0331-3064596	گجرات 0300-8032577	کراچی 32780337